ویرا

انقلابِ روس کی خونی داستان

آسکر وائیلڈ کا شاہکار

سعادت حسن منٹو

حسن عباس

پبلشرز

نیرنگ خیال بک ڈپو فلیمنگ روڈ لاہور

چار ایکٹ میں ایک حزنیہ

افرادِ تمہید

پیٹر سیبوروف	سرائے کا مالک
وِیرا سیبوروف	پیٹر کی لڑکی
مچل	ایک دہقان

مقام:۔ روس

زمانہ:۔ ۱۷۹۵ء

تمہید

ایک رُوسی سرائے

منظر:—

[ایک بڑا دروازہ جو سٹیج کے پشت پر برفانی منظر کی طرف کُھلتا ہے]

[پیٹر اور مچل باہم گفتگو کر رہے ہیں]

پیٹر:۔ [آگ تاپتے ہوئے] مچل! ویرا واپس نہیں آئی کیا؟

مچل۔نہیں! پیٹر! ابھی — تو نہیں آئی۔ ڈاک خانہ یہاں سے تین میل دور ہے۔ اسکے علاوہ اُسے ابھی دُودھ بھی تو دوہنا ہے!

پیٹر۔ احمق کہیں کے ..... تم اس کے ساتھ کیوں نہیں گئے؟ وہ تم سے ہرگز پیار نہ کرے گی۔ جب تک تم سائے کی طرح اس کا پیچھا نہ کرو۔ عورتیں ستایا جانا پسند کرتی ہیں۔

مچل۔اس کے خیال میں مَیں اُسے پہلے ہی سے بہت تنگ کر رہا ہوں پیٹر!

وہ کبھی مجھ سے محبت نہیں کریگی۔

پیٹر۔ چھوڑو بھی! آخر کیوں نہ کریگی؟ کیا تم پرنس ماردوفسکی کے ملازم نہیں؟ تمہارے پاس ایک چھوٹی سی چراگاہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ تمہاری گائے گاؤں بھر میں سب سے اچھی ہے۔ ایک لڑکی اس سے زیادہ کیا خواہش کرسکتی ہے؟

مچل۔ لیکن ویرا۔

پیٹر۔ میرے عزیز! ویرا مختلف الخیال ہے۔ ذاتی طور پر میں خیالات کا قائل نہیں۔ میری زندگی غور و فکر کے بغیر ہی اچھی ہے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بچے بھی ایسے ہی ہوں۔ متری، یہاں رہ کر سرائے کا مالک بن سکتا تھا۔ کساد بازاری کے ان ایام میں ہزاروں نوجوان یہاں کام کرنے کو تیار ہیں لیکن پراگندہ خیال متری قانون کے مطالعہ کے لئے ماسکو پہنچ چکا ہے۔ اسے بھلا قانون کی کیا ضرورت ہے۔ جب انسان دنیا میں فرض بجا لائے۔ تو اُسے کیونکر تکلیف پہنچائی جاسکتی ہے؟

مچل۔ لیکن پیٹر! ایک اچھا قانون داں جتنی مرتبہ چاہے قانون شکنی کرسکتا ہے۔

پیٹر۔ بس یہی اس کا کام ہے! گزشتہ چار ماہ سے اس نے ہمیں ایک حرف تک نہیں لکھا ـــــ اچھا فرمانبردار لڑکا ہے!

مچل۔ نہیں پیٹر! مستری کے خطوط گم ہو جاتے ہونگے۔ شاید نیا ڈاکیہ اچھی طرح پڑھ نہیں سکتا۔ بدھو سا تو معلوم ہوتا ہے ——— مستری گاؤں میں بہترین شخصیت کا مالک تھا۔ تو کیا آپ کو یاد ہے۔ گزشتہ موسم سرما میں اس نے ریچھ کو کس طرح شکار کیا؟

پیٹر۔ نشانہ خوب تھا۔

مچل۔ ناچنے میں بھی اسے کمال حاصل ہے۔

پیٹر۔ خوب زندہ دل لڑکا ہے ..... ایک ویرا ہی ایسی لڑکی ہے جس میں راہبوں ایسی سنجیدگی اور متانت موجود ہے۔

مچل۔ ویرا ہمیشہ دوسروں کی فکر میں رہتی ہے۔

پیٹر۔ یہی اس کی غلطی ہے۔ خدا اور زار کا کام ہے۔ کہ دنیا کی نگہبانی کریں۔ یہ میرا کام نہیں کہ میں ہمسایہ کے جھگڑے چکاؤں۔ گزشتہ موسم سرما میں بوڑھا مچل برفباری میں ٹھٹھر ٹھٹھر کر مر گیا۔ اس کی بیوی اور بچے چند دنوں بعد سسک سسک کر جان دے گئے۔ مجھے اس سے کیا غرض؟ ——— میں نے دنیا نہیں بنائی۔ خدا اور زار اس کی حفاظت کیا کریں ...... اس کے بعد طاعون نے بستیوں کو گورستان بنا دیا۔ پادری نعشوں کو سپردِ خاک نہ کر سکے۔ کوچہ و بازار میں انسانی نعشیں دکھائی دیتیں لیکن مجھے اس سے کیا غرض؟ ——— میں نے دنیا نہیں بنائی۔ خدا اور زار اس کی

حفاظت کیا کریں! دو برس ہوئے دریا کی طغیانی نے طفلان مکتب کو موت کی تعلیم دی۔ ان کا مدرسہ غرقِ دریا ہو گیا۔ لیکن میں نے دُنیا نہیں بنائی؟ —— خدا اور زار اس کی حفاظت کیا کریں!

مچل۔ لیکن پیٹر —— !

پیٹر۔ نہیں نہیں! میرے لڑکے! شہر کی فکر میں دُبلا ہونے والا قاضی اپنی زندگی کے سانس پورے نہیں کر سکتا۔ (ویرا دہقانی لباس میں داخل ہوتی ہے)

بیٹی! تم نے بہت دیر کی خط کہاں ہے؟

ویرا۔ آج تو کوئی خط نہیں آیا ابا!

پیٹر۔ مجھے پہلے ہی معلوم تھا!

ویرا۔ ابا! اُمید ہے۔ کل ضرور خط آئیگا۔

پیٹر۔ لعنت بھیجو —— ناشکر گزار بیٹا!

ویرا۔ ابا! ایسا نہ کہئے۔ خدا نہ کرے۔ مگر شاید وہ بیمار ہو۔

پیٹر۔ عیش و نشاط کا بیمار!

ویرا۔ نہیں نہیں ابا ایسا نہ کہئے۔ مستری ایسا نہیں کر سکتا۔

پیٹر۔ روپیہ کہاں جاتا ہے۔ آخر اسنو مچل میں نے مستری کو تعلیم دینے کے لئے اُس کی والدہ کی نصف جائداد وقف کر دی۔ مگر اس کی حرکت دیکھو! اب تک

اس کے صرف تین خط آئے ہیں۔ جن میں ہر بار روپیہ کا مطالبہ ہے۔ حالانکہ اسے روپیہ برابر ملتا رہا۔ یہ الگ بات ہے کہ میں یہ روپیہ اس کی خاطر بھیجتا رہا ہوں۔ [ویرا کی طرف اشارہ کرتا ہے] اس کا بدلا اس نے یہ دیا کہ پانچ ماہ سے کوئی خبر نہیں!

ویرا۔ ابا! وہ واپس آ جائے گا۔

پیٹر۔ ٹھیک کہتی ہو! آوارہ مزاج ہمیشہ واپس لوٹتے ہیں۔ لیکن اسے اپنے وجود سے میرے مکان کو تاریک نہیں کرنا چاہیئے۔

ویرا۔ [بیٹھ کر غور کرتی ہے] اس پر ضرور کوئی نہ کوئی آفت آئی ہے۔ شاید وہ مر چکا ہے! آہ اِمچل! مجھے مستری کا بہت فکر ہے!

مچل۔ کیا تم مستری کے سوا کسی اور سے محبت نہیں کر سکتیں؟

ویرا۔ [مسکراتی ہوئی] میں نہیں جانتی۔ دنیا میں محبت کے علاوہ اور بہت کچھ ہے۔

مچل۔ محبت کے سوا اور کچھ نہیں ویرا۔

پیٹر۔ یہ کیسا شور ہے ویرا؟

[آہنی زنجیروں کی جھنجھناہٹ سنائی دیتی ہے]

ویرا۔ [دروازہ کی طرف جاتی ہے] میں نہیں جانتی۔ یہ شور چوپایوں کی گھنٹیوں ایسا نہیں۔ ورنہ میں خیال کرتی کہ نکولس میلہ سے واپس آگیا

ہے۔ اوہو! یہ تو سپاہی ہیں ابا! جو پہاڑی سے نیچے اُتر رہے ہیں چند۔ قیدی بھی دکھائی دیتے ہیں ——— ڈاکو ہونگے؟ اندر نہ آنے دیجئے انہیں۔ میں اُنہیں دیکھنا نہیں چاہتی!

پیٹر۔ آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسان! میری بیٹی ہم خوش قسمت ہیں۔ میں نے سُن رکھا تھا۔ کہ سائبیریا جانے والے کچھ قیدی اس راستہ سے گزریں گے۔ میری قسمت کے ستارے موافقت کر رہے ہیں۔ خوش ہو ویرا! خوش ہو! میں دولتمند انسان ہو کر مرونگا۔ اب گاہکوں کی کمی نہ ہوگی۔ ایماندار آدمی کا فرض ہے کہ وہ بدکرداروں سے اپنی...... روزی کا سامان پیدا کرے۔

ویرا۔ کیا یہ بدکردار ہیں ابا ——— بھلا ان کا قصور؟

پیٹر۔ میری دانست میں انقلاب پسند ہیں۔ جن سے اجتناب کے لئے ہم سے کہا جاتا ہے۔ بیکار کیوں کھڑی ہو بیٹی؟

ویرا۔ تو کیا یہ سب بدکردار ہیں؟

[سپاہیوں کی آواز۔ ٹھہرو۔ روسی افسر قیدیوں سمیت اندر داخل ہوتا ہے۔ داخل ہوتے وقت ایک قیدی اپنے کوٹ سے چہرہ چھپا لیتا ہے۔ بعض سپاہی پہرہ دیتے ہیں۔ بعض بیٹھ جاتے ہیں۔ تمام قیدی کھڑے ہیں]

کرنل۔ سرائے کا محافظ!

پیٹر۔ جناب!

کرنل [انقلاب پسند قیدیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے] ان لوگوں کو کچھ کھانے کے لئے دو۔

پیٹر۔ (اپنے آپ سے) یہ سودا نفع بخش معلوم نہیں ہوتا۔

کرنل۔ ہمارے کھانے کے لئے تیرے پاس کیا موجود ہے؟

پیٹر۔ خشک گوشت اور جو کی شراب حاضر ہے جناب!

کرنل۔ اور بھی کچھ ہے؟

پیٹر۔ آپ کے حکم پر دوسری قسم کی شرابیں بھی مل سکتی ہیں!

کرنل۔ یہ دہقانی کسقدر غلیظ ہیں۔ . . . تمہارے پاس اس سے اچھا کمرہ ہے کیا؟

پیٹر۔ جناب!

کرنل۔ مجھے وہاں لے چلو۔ سارجنٹ! باہر پہرہ کا انتظام کرو۔ اور خیال رکھو یہ بدمعاش کسی سے گفتگو نہ کرنے پائیں ——— کسی قسم کی خط و کتابت نہ ہونے پائے۔ ورنہ ذلیل کتو پٹو گے! [پیٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے] ایک طرف ہٹو پاجی! یہ کون لڑکی ہے [ویرا کی طرف دیکھتا ہے]

پیٹر۔ اعلیٰ حضرت یہ میری بیٹی ہے۔
کرنل۔ لکھ پڑھ سکتی ہے کیا؟
پیٹر۔ جی ہاں!
کرنل۔ تب تو خطرناک عورت ہے۔ ہر دہقانی کو لکھنے پڑھنے سے باز رکھنا چاہیئے۔ کھیتوں میں ہل چلاؤ۔ فصلیں کاٹو۔ لگان ادا کرو۔ آقاؤں کی فرمانبرداری کرو —— بس یہی تمہارا فرض ہے۔
ویرا۔ ہمارے آقا کون ہیں؟
کرنل۔ جوان لڑکی! یہ لوگ اسی قسم کے مہمل سوال پوچھنے پر عمر بھر کے لئے قید کئے جا رہے ہیں۔
ویرا۔ تب انہیں غیر عادلانہ طریق پر سزائیں دی گئیں!
پیٹر۔ ویرا! خاموش! جناب یہ بیوقوف لڑکی دن بھر بکواس کرتی ہے۔
کرنل۔ ہر ایک عورت باتونی ہوتی ہے۔ خیر! کونٹ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ تم ایک گھر درے ہاتھوں والی لڑکی سے کیا توقع کر سکتے ہو۔
[وہ اپنے محافظ خاص اور پیٹر سمیت اندرونی کمرے میں داخل ہوتا ہے]
ویرا۔ [ایک انقلاب پسند سے] بیٹھتے کیوں نہیں، تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہو]
سارجنٹ۔ لڑکی! خبردار کسی قسم کی گفتگو نہ ہونے پائے۔

ویرا۔ میں ان سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ بتاؤ کیا قیمت طلب کروگے؟

سارجنٹ۔ تمہارے پاس کیا ہے؟

ویرا۔ کیا تم اس قیمت پر قیدیوں کو بیٹھنے کی اجازت دے سکتے ہو۔[اپنا ہار دکھاتی ہے] میرے پاس یہی ہے۔

سارجنٹ۔ اوہ! ہے تو خوبصورت اور وزنی بھی!۔۔۔۔ کیا چاہتی ہو ان قیدیوں سے۔

ویرا۔ وہ غریب بھوکے اور تھکے ہوئے ہیں۔ میں ان کے لئے کچھ کھانے کو لانا چاہتی ہوں۔

ایک سپاہی۔ اگر کچھ دے سکتی ہے۔ تو جانے دو۔

سارجنٹ۔ جاؤ! لیکن اگر کرنل دیکھ لے تو فوراً واپس آجانا۔

ویرا۔ [انقلاب پسندوں کی طرف بڑھتی ہے] بیٹھ جاؤ۔ تم ضرور تھکے ہوئے ہوگے [انہیں کھانا دیتی ہے] تم کون ہو؟

قیدی۔ انقلاب پسند!

ویرا۔ یہ زنجیریں تمہیں کس نے پہنائیں؟

قیدی۔ ہمارے "باپ" زار نے۔

ویرا۔ کیوں؟

قیدی۔ آزادی کی محبت کے صلے میں۔

(منہ چھپائے قیدی کی طرف) تم کیا چاہتے ہو؟

متری۔ تین کروڑ انسانوں کی جو ایک انسان کے غلام بنے ہوئے تھے ——— رہائی۔

ویرا۔ (آواز کو پہچانتی ہے) تمہارا نام؟

متری۔ میرا کوئی نام نہیں۔

ویرا۔ تمہارے دوست؟

متری۔ میرا کوئی دوست نہیں!

ویرا۔ مجھے اپنا چہرہ دکھاؤ۔

متری۔ تمہیں اس پر سوائے اذیت کے کچھ دکھائی نہ دے گا۔ میں بہت تکالیف برداشت کر چکا ہوں۔

ویرا۔ (قیدی کے منہ سے کوٹ اُتارتی ہے) میرے خدا متری میرا بھائی!!

متری۔ چپ رہو ویرا! ابا کو اس کی خبر نہ ہونے پائے ——— وہ مر جائے گا۔ میرا خیال تھا میں روس کو آزادی دلاؤنگا۔ ایک رات قہوہ خانہ میں میں نے آزادی کے متعلق لوگوں کو گفتگو کرتے سُنا اس سے پہلے میرے کان آزادی کے لفظ سے ناآشنا تھے۔ میرے لئے یہ لفظ ایک جدید تخیل سے کم نہ تھا۔ میں ان میں شامل ہوگیا۔ تمام روپیہ دہیں صرف ہوتا رہا۔ پانچ ماہ ہوئے ہمیں گرفتار کرلیا

گیا۔ اب میں عمر بھر کے لئے سائبیریا جا رہا ہوں۔ میں خط نہ لکھ سکا
میرے خیال میں بہتر تھا کہ آپ لوگ مجھے مردہ تصور کرتے۔ جبکہ
وہ مجھے زندہ درگور کر رہے ہیں۔

ویرا۔ [ادھر اُدھر دیکھتی ہے] بھاگ جاؤ متری! تمہاری جگہ میں لے
لیتی ہوں۔

متری۔ ناممکن! تم صرف ہمارا انتقام لے سکتی ہو۔

ویرا۔ میں تمہارا انتقام لونگی۔

متری۔ سنو! ماسکو میں ایک مکان ہے ———

سارجنٹ۔ قیدیو! خبردار کرنل آرہا ہے ——— لڑکی! تمہارا وقت
ختم ہو چکا۔

[کرنل، محافظ خاص اور پیٹر داخل ہوتے ہیں]

پیٹر۔ مجھے امید ہے اعلیٰ حضرت ماحضر سے خوش ہوئے ہونگے۔

کرنل۔ بہتر ہوتا تم اس کے متعلق گفتگو نہ کرتے۔ سارجنٹ تیار ہو جاؤ۔
[پیٹر کو روپیہ دیتا ہے] یہ لو مکار انسان!

پیٹر۔ میں خوش قسمت ہوں۔ خدا آپ کی عمر دراز کرے۔ گاہے گاہے
تشریف لاتے رہیگا اعلیٰ حضرت!

کرنل۔ قسم ہے نکولس پادری کی! اس طرف کبھی رُخ نہ کرونگا۔ میرے

لئے یہاں ناقابل برداشت سردی ہے [ویرا سے] نوجوان لڑکی! فضول اور بیہودہ سوال مت کیا کرو۔ تمہارے حسین چہرہ کو ہرگز نہ بھولونگا۔

ویرا۔ میں بھی تمہارے افعال کو ہرگز فراموش نہ کرونگی۔

کرنل۔ تم دہقانی روز بروز بدمعاش ہوتے جاتے ہو۔ سیاسیات سیکھنے کے لئے تمہارے لئے تازیانہ بہترین اُستاد ہے۔ سارجنٹ بڑھو! [کرنل گھوم کر سٹیج کے ایک طرف چلا جاتا ہے۔ قیدی باہر نکلتے ہیں۔ متری گزرتے وقت ویرا کے قریب ایک کاغذ پھینکتا ہے جس پر وہ پاؤں رکھ دیتی ہے]

پیٹر۔ [روپیہ گن رہا ہے] زندہ باش اعلیٰ حضرت! میں دوسرے گروہ کا منتظر ہوں۔

[معاً متری کو دروازے سے باہر جاتے دیکھ کر چیختا ہے] متری! متری! اے میرے خدا! تم یہاں کیسے آئے؟ وہ معصوم ہے! میں اس کے لئے روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ اپنا روپیہ واپس لے لو [روپیہ زمین پر پھینک دیتا ہے] جو کچھ میرے پاس موجود ہے لے لو۔ صرف میرا بیٹا واپس دے دو۔ مکّارو! عیّارو! اسے کہاں لئے جاتے ہو؟

کرنل۔ بوڑھے! سائبیریا میں۔

پیٹر۔ نہیں! نہیں! اس کی جگہ مجھے لے جاؤ۔

کرنل۔ وہ انقلاب پسند ہے۔

پیٹر۔ جھوٹ! سراسر جھوٹ! وہ معصوم ہے [سپاہی سنگینوں سے اُسے ایک طرف ہٹا دیتے ہیں] مِتری! مِتری!!! ایک انقلاب پسند!!! [فرش پر گرتا ہے]

ویرا۔ [کاغذ اٹھا کر پڑھتی ہے] "۹۹ شائع چرنیویا ——— اپنی فطرت کی ہلاکت، حسن وعشق سے بیگانگی؛ ازدواجی زندگی سے پرہیز، رحم وکرم سے ناآشنائی ——— حتیٰ کہ مقررہ ساعت آن پہنچی میرے بھائی میں اپنا عہد کبھی نہ توڑونگی [کاغذ کو چومتی ہے] تمہارا انتقام لیا جائے گا [ویرا خاموش کھڑی ہے۔ ہاتھ میں کاغذ کا ٹکڑا ہے پیٹر فرش پر بیہوش پڑا ہے۔ مجمع جو ابھی ابھی آیا ہے پیٹر پر جھکا ہوا ہے]

افرادِ تمثیل

ایوان	زارِ روس
شہزادہ پال مارلوفسکی	وزیرِ اعظم
شہزادہ پیٹرودرخ	درباری
مارکوئس ڈی پاؤنٹ رارڈ	درباری
بیرن راف	درباری
جنرل کوٹلکن	سالارِ پلیس
پیٹر	انقلاب پسند جماعت کا صدر
الیکسز	طب کا طالب علم (زار کا بیٹا)
مارفا	پروفیسر (سازشی)
ویرا	پیٹر سرائے دار کی لڑکی (سازشی)

سپاہی، خادم اور سازشی وغیرہ

مقام :- ماسکو

زمانہ :- ۱۸۰۰ء

پہلا ایکٹ

(منظر:- ۹۹ شارع چرنیوپا ماسکو)

(سقفی چراغ روشن ہیں۔ نقاب پوش تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کھڑے ہیں۔ سُرخ نقاب پوش میز پر بیٹھا لکھ رہا ہے۔ پشت کے دروازے پر ایک شخص زرد لبادہ میں ملبوس پہرہ دے رہا ہے۔ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ چند نقاب پوش داخل ہوتے ہیں)

صوتِ خاص :- پروکرودئم ایڈ لیوسم

جواب :- پرسینگونم ایڈلبرٹیٹم۔

[گھڑی کچھ بجاتی ہے۔ سازشی نصف دائرہ کی شکل میں بیٹھ جاتے ہیں]

صدر۔ لفظ ؟

پہلا سازشی۔ نابط

صدر۔ جواب ؟

دوسرا سازشی۔ کالط۔
صدر۔ وقت؟
تیسرا سازشی۔ ساعتِ اذیت!
صدر۔ دن؟
چوتھا سازشی۔ یوم استبداد۔
صدر۔ سال؟
پانچواں سازشی۔ انقلاب فرانس کے بعد نواں سال۔
صدر۔ ہم تعداد میں کتنے ہیں؟
چھٹا سازشی۔ دس، نو اور تین۔
صدر۔ مسیح کے پیشِ نظر فتح عالم نہ تھی۔ لیکن ہمارا مقصد کیا ہے؟
ساتواں سازشی۔ آزادی۔
صدر۔ ہمارا مذہب؟
آٹھواں سازشی۔ غارتگری۔
صدر۔ ہمارا فرض؟
نواں سازشی۔ اطاعت
صدر! بھائیو! سوالات کے جواب ہو چکے۔ اب یہاں انقلاب پسندوں
کے سوا اور کوئی نہیں۔ آؤ ہم ایک دوسرے کے چہرے دیکھیں۔ سازشی

نقاب اُتارتے ہیں] مچل! پیمانِ وفا کو دُہراؤ۔

مچل۔ اپنی فطرت کی ہلاکت، حسن و عشق سے بیگانگی، ازدواجی زندگی سے پرہیز۔ رحم و استرحام سے ناآشنائی ــــــ حتیٰ کہ مقررہ ساعت آن پہنچے ــــ رات کی سیاہی میں خنجر اور زہر کا بےخوف استعمال باپ کو بیٹے، بیوی کو خاوند کے خلاف اُکسانا۔ امید، خوف اور مستقبل سے بےپروا ہو کر اذیت سہنا۔ قتل! غارتگری!! انتقام!!!

صدر۔ کیا ہم سب متفق ہیں؟

سازشی۔ ہم سب متفق ہیں [اس پر وہ سٹیج کی مختلف سمتوں میں منتشر ہو جاتے ہیں]

صدر۔ وقت ہو چکا ہے مچل! لیکن وہ ابھی تک نہیں آئی!

مچل۔ ہم اس کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔

الیکسز۔ کہیں گرفتار نہ ہو گئی ہو صدر! پولیس اُس کی تلاش میں ہے۔

مچل۔ تم پولیس کی نقل و حرکت سے خوب واقف معلوم ہوتے ہو ــــ دیانتدار سازشی سے یہ توقع نہیں ہو سکتی۔

صدر۔ اگر ذلیل کتوں نے اُسے گرفتار کر لیا۔ تو جمہور کا سُرخ جھنڈا ہر در و دیوار پر لہرائیگا۔ یہاں تک کہ ہم اسے پالیں گے۔ اس کی حماقت تھی کہ وہ گرانڈ ڈیوک کے ناچ میں شریک ہوئی۔ میں نے جب اسے خطرہ

سے آگاہ کیا۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ وہ زار کے ملعون و مطعون چہرے
کو اپنی آنکھوں سے دیکھیگی۔

الیکسنز۔ وہ شاہی رقص میں گئی ہے کیا؟

مچل۔ مجھے اطمینان ہے اس کا گرفتار کرنا اسی قدر مشکل ہے جس قدر
ایک بھیڑیے کا۔ وہ بھیس تبدیل کئے ہوئے ہے۔ شاہی محل سے
کوئی خبر نہیں آئی کیا؟ —— وہ خونی بادشاہ سوائے اپنے بیٹے
کو تکلیف دینے کے اور کیا کر رہا ہوگا؟ کیا تم میں سے کسی نے اُسے
دیکھا؟ اس کے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں اسے
عوام سے محبت ہے۔ مگر بادشاہ کا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا —— اس
کی تربیت اس قسم کی نہیں ہو سکتی!

صدر۔ جب سے وہ غیر ممالک کی سیاحت سے واپس آیا ہے
قلعہ میں قید ہے۔

مچل۔ زار کے بعد ظلم کی گدی سنبھالنے کے لئے بہترین قسم کی تعلیم!۔
کوئی خبر؟

صدر۔ کل چار بجے اجلاس ہوگا۔ لیکن متنازعہ مسائل کا کوئی جاسوس پتہ
نہ لگا سکا۔

مچل۔ شاہی محلات میں اس قسم کے اجلاس سوائے خون و آتش پر منتج

ہونے کے کیا ہو سکتے ہیں؟ ـــــ اجلاس کس کمرہ میں ہوگا؟

صدر۔ [خط پڑھتے ہوئے] اس کمرہ میں جو ملکہ کیتھرین کے نام سے منسوب ہے۔

رچل۔ مجھے اس قسم کے لمبے چوڑے ناموں سے کیا تعلق ـــــ میں دریافت کرتا ہوں۔ یہ کمرہ ہے کہاں؟

صدر۔ میں نہیں بتا سکتا مچل! مجھے شاہی محلات کی نسبت جیل خانوں سے زیادہ واقفیت ہے۔

رچل۔ [الیکسز سے] یہ کمرہ کہاں واقع ہے؟

الیکسز۔ پہلی منزل پر! مگر تم کیوں دریافت کر رہے ہو مچل؟

مچل۔ کچھ نہیں! کچھ نہیں دوست! میں زار کی نقل و حرکت سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہوں کہ تم مجھے شاہی محلات کی نسبت خبریں بہم پہنچا سکتے ہو۔ طب کا ہر ادنیٰ طالب علم شاہی محلات سے خوب واقف ہے کیا یہ ان کا فرض نہیں؟

الیکسز۔ [اپنے آپ سے] کہیں مچل مجھے شک کی نظروں سے تو نہیں دیکھتا؟ آج کچھ مختلف سا نظر آ رہا ہے ـــــ وہ ابھی تک کیوں نہیں آئی؟ انقلاب کی آگ اس کی عدم موجودگی میں راکھ کا ڈھیر نظر آتی ہے۔

رچل۔ تم نے ہسپتال میں کے مریضوں کو رخصت کیا؟

الیکسنز۔ صرف ایک مریض بستر مرگ پر پڑا ہے۔
مچل۔ وہ کون؟
الیکسنز۔ ہماری مادرِ وطن ـــــ رُوس!
مچل۔ اس مریضہ پر عمل جراحی کے لئے تیز اور آبدار نشتر کی ضرورت ہے۔ مجھے تمہاری طبابت کے طریقوں سے اتفاق نہیں۔
صدر۔ پروفیسر! ہم نے تمہارے مقالہ کا مسودہ دیکھا۔ بہت اچھا۔
مچل۔ کس کے متعلق ہے پروفیسر؟
پروفیسر۔ اس کا موضوع "سیاسی اصلاحات میں تلوار اور خون کا حصّہ" ہے
مچل۔ میں انقلاب میں قلم اور سیاہی کے متعلق بہت کم سوچا کرتا ہوں۔ کیونکہ لوہے کا ایک خنجر ہزار الفاظ پر حاوی ہے۔ مگر پھر بھی ہمیں پروفیسر کی آخری تحریر ضرور پڑھنی چاہئے ـــــ مجھے دیجئے میں اسے خود پڑھتا ہوں۔
پروفیسر۔ اگر الیکسنز پڑھے تو اچھا ہے۔ کیونکہ آپ پڑھتے وقت مناسب جگہوں پر نہیں ٹھہرتے۔
مچل۔ تقریر کے معاملہ میں وہ بھی کسی نوجوان رئیس کے مانند ہے۔ اپنی نسبت صرف اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ میں ان پابندیوں کا عامل نہیں۔ بشرطیکہ مطلب صاف ہو۔

الیکسز۔ [پڑھتے ہوئے] ماضی "ظالم" کی ملکیت تھی جس نے اسے بگاڑ دیا، اب مستقبل کے ہم مالک ہیں جسے مقدس بنا کر چھوڑیں گے! ہاں ہمیں اپنا مستقبل منور بنانا چاہئے۔ کم از کم ایک انقلاب برپا ہو۔ جو جرم کی لعنت اور خون کے دھبوں سے پاک ہو۔

مچل۔ وہ ہم پر تلوار کے زور سے حکومت کرتے رہے۔ تلوار ہی ان کا جواب ہوگا۔ الیکسز تم ایسے نازک، انقلاب پسند جماعت کے کارکن نہیں بن سکتے۔ ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہونا چاہئے جس کے ہاتھ محنت و مشقت کی وجہ سے کھردرے یا خون سے رنگے نہ ہوں۔

صدر۔ تحمل کرو مچل! ــــ الیکسز بہت بہادر ہے۔

مچل۔ [اپنے آپ سے] آج رات اسے ضرور بہادر بننا پڑے گا۔

[باہر گھنٹیوں کی آواز سنائی دیتی ہے]

آواز:۔ پیکر دسم ایڈ لیوسم۔

محافظ۔ پر سینگوئم ایڈ لبرٹیٹم۔

مچل۔ کون ہے؟

ویرا۔ خدا عوام کی حفاظت کرے۔

صدر۔ خوش آمدید! ویرا خوش آمدید! تمہاری غیر موجودگی سے ہم
بہت افسردہ ہو گئے تھے ـــــ معلوم ہوتا ہے آزادی کا ستارہ
ہمیں اندھیری رات کی نیند سے بیدار کرنے کے لئے طلوع ہوا
ہے۔

ویرا۔ واقعی رات ہے! ـــــ چاند اور ستاروں سے محروم رات
رُوس کے دل پر کاری ضرب لگائی گئی ہے۔ ایوان جسے لوگ
زار کے نام سے پکارتے ہیں۔ اب ہماری مادرِ وطن پر وار کرتا ہے
ـــــ ایسا وار جس کی مثال ظلم نہیں دے سکتا۔

مچل۔ ظالم اب کون سے ستم کا ارادہ کر رہا ہے؟

ویرا۔ کل تمام رُوس میں مارشل لا نافذ کر دیا جائیگا۔

سب۔ مارشل لا! ہم تباہ ہو گئے ـــــ برباد ہو گئے!!

الیکسنر۔ مارشل لا ـــــ ناممکن!

مچل۔ بیوقوف! رُوس میں اصلاح کے سوا سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔

ویرا۔ ہاں! مارشل لا ـــــ لوگوں کا آخری حق چھین لیا گیا ہے۔ بغیر
کارروائی بغیر درخواست ہمارے بھائی گھروں سے نکالکر بازاروں
میں کتوں کی طرح گولی سے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ خون منجمد
کر دینے والی برف میں مرنے کے لئے بھیج دیئے جائینگے۔ زندانوں

میں بھوک کی شدّت سے ایڑیاں رگڑتے رگڑتے جان دینے کی خاطر مقید کردیئے جائیں گے ــــــ جانتے ہو مارشل لا کے کیسا معنی ہیں ؟ ــــــ تمام قوم کی تباہی اس کا اندرونی راز ہے۔ بازار شب و روز سپاہیوں سے بھرے ہونگے ہر دروازہ پر سنتری کی خوفناک صورت مسلّط ہوگی۔ سپاہی یا غدّار کے سوا بازاروں میں کوئی چل پھر نہ سکیگا ــــــ ہم غاروں میں مُنہ دے کر چھپے بیٹھے ہیں۔ نظریں بچا بچا کر آپس میں ملتے ہیں، سرگوشیوں میں گفتگو کرتے ہیں! بتایئے اس صورت میں ہم مادرِ وطن کی کیا خدمت کر سکتے ہیں ؟

صادر ۔ اذیّت تو برداشت کر سکتے ہیں!!

ویرا ۔ بہت عرصہ اذیّت میں رہے اب انتقام اور تباہ کرنے کا وقت ہے۔

صادر ۔ اس وقت تک عوام نے ان کے ہاتھوں بہت کچھ سہا ہے۔

ویرا ۔ اس لئے کہ ان میں فہم کا مادّہ نہیں۔ مگر اب ہم انقلاب پسندوں میں قوّت ادراک پیدا کر رہے ہیں ــــــ اذیّت کے بادل اب رُوس کی فضا سے ہٹ چکے ہیں۔

مجمل ۔ کیا کہا مارشل لا! یہ خوفناک خبر ہے ویرا۔

صادر۔ روس میں آزادی کا پروانہ مرگ ۔

ویرا۔ یا جرس انقلاب!

مچل۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے؟

یہ لو اعلان کی ایک نقل! کل رات ناچ کے وقت میں اسے ایک بیوقوف نوجوان سے اُڑا لائی ہوں میری تاخیر کی وجہ یہی تھی۔

[ویرا اعلان مچل کے حوالے کر دیتی ہے جو اسے پڑھتا ہے]

مچل۔ "حفظِ امن کے لئے ——— مارشل لا بحکم زار ——— رعایا کا باپ"

ویرا۔ ہاں! باپ جس کا نام صفحۂ ہستی سے محو کر دیا جائے گا۔ جس کی بادشاہت، سلطنت جمہوری میں تبدیل کر دی جائے گی، جس کے ظلم ہرگز معاف نہ ہونگے۔ اس لئے کہ اس نے ہمارا ذریعہ معاش چھین لیا ——— ایسا باپ! جس کے پاس نہ طاقت ہے نہ حق ہے اور نہ کبھی ہونگے۔

صادر۔ شاید اسی کام کے لئے کونسل کا اجلاس ہونے والا ہے ——— اس اعلان پر ابھی تک مہر ثبت نہیں ہوئی۔

الیکسز۔ اور نہ ہو گی جب تک اس کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے میری زبان موجود ہے۔

مچل۔ یاجب تک میرے ہاتھ اسے پُرزہ پُرزہ کرنے کے لئے
سلامت ہیں۔

ویرا۔ مارشل لا! —— میرے معبود! کسی بادشاہ کے لئے اپنی رعایا کے ہزاروں انسان ہلاک کردینا کسقدر آسان ہے۔ مگر ہم ہیں کہ یورپ سے ایک تاج رکھنے والے انسان کو ہٹا نہیں سکتے۔ ان خاکی پتلوں میں ایسی کونسی سطوت موجود ہے جو ہاتھوں کو لرزاں، تلوار کو کند اور گولی کو بے اثر بنا دیتی ہے۔ کیا وہ اور ہم یکساں جذبات کے مالک نہیں، کیا وہ ایک سی بیماری کا شکار نہیں ہوتے؟ کیا انکی تخلیق کسی اور قسم کی آب و گل سے ہے؟ اگر میں کسی تاج پوش انسان کے روبرو کھڑی ہوتی تو میری نظر زیادہ تیز ہوتی، میرا نشانہ بے خطا ہوتا، میرے جسم میں تمام طاقت عود کرآتی —— آہ یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہماری اور یورپ کی آزادی میں چند کمزور اور نحیف بوڑھے آدمی حائل ہیں جنہیں ایک چھوکرا دو پیسہ کی خاطر ہلاک کرسکتا ہے، جن کے سینوں میں ایک عورت .... رات کے وقت خنجر گھونپ سکتی ہے یہی کمزوریاں ہمیں آزادی سے دُور لئے جارہی ہیں۔ اب مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری مادر وطن نے بہادر بچے پیدا کرنے بند کردئے ہیں۔ ورنہ کوئی تاجپوش کتا اپنی زندگی سے خدائی فضا کو مکدر نہ کرتا!

سب۔ امتحان لے لو! امتحان لے لو!! امتحان لے لو!!!

رمچل۔ ویرا! تجھے بھی امتحان کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

ویرا۔ میں دعا کرتی ہوں وہ وقت خدا جلد لائے۔ کیا میں اپنی فطرت ہلاک نہیں کر چکی۔ کیا میں اپنے عہد پر قائم نہیں؟

رمچل۔ [صدر کو مخاطب کرتے ہوئے] مارشل لا! صدر! ہمیں کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ کونسل کے اجلاس تک ہمارے پاس بارہ گھنٹے باقی ہیں! اس سے کم وقت میں ایک پوری سلطنت کا تختہ الٹ دیا جاسکتا ہے۔

صدر۔ یا اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔

[رمچل اور صدر اسٹیج کے ایک کونہ میں جا کر دبی زبان میں باتیں کرتے ہیں۔ ویرا اعلان لے کر پڑھتی ہے۔ الیکسنر اسے دیکھتا ہے اور یک لخت بھاگ کر اس کے پاس جاتا ہے]

ویرا۔ الیکسنر! تم یہاں! بیوقوف لڑکے کیا میں تم سے علیحدہ رہنے کی استدعا نہیں کر چکی؟ ہم سب کی قسمت میں قبل از وقت موت لکھی ہے۔ تم ابھی لڑکے ہو! اس عمر میں موت ٹھیک نہیں۔

الیکسنر۔ وطن کی خاطر جان دینے کے لئے ہر ایک عمر موزوں ہے۔

ویرا۔ تم ہر شب یہاں کیوں آتے ہو؟

الیگسنر۔ اس لئے کہ مجھے عوام سے محبت ہے۔

ویرا۔ تمہارے ہم جماعت تمہاری غیر حاضری محسوس کرتے ہوں گے۔ کیا ان میں کوئی غدار نہیں؟ تمہیں معلوم تو ہے کہ یونیورسٹی میں جاسوسوں کی کتنی کثرت ہے! الیگسنر جاؤ! تم دیکھ رہے ہو مصائب نے ہمیں کس قدر نڈر بنا دیا ہے۔ تمہارے لئے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں بہتر یہی ہے کہ تم یہاں نہ آیا کرو۔

الیگسنر۔ میری نسبت اس قسم کی رائے کیوں قائم کرتی ہو! میں کیوں زندہ رہوں۔ جب میرے بھائی تکلیف برداشت کر رہے ہیں؟

ویرا۔ تم نے ایک مرتبہ ذکر کیا تھا کہ تمہیں اپنی والدہ سے محبت ہے۔ اسی کا خیال کرو۔

الیگسنر۔ اب روس کے سوا میری کوئی ماں نہیں، میری زندگی اسی کے ہاتھوں میں ہے۔ مگر آج میں صرف تمہیں دیکھنے آیا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم تو وگورد جا رہی ہو۔

ویرا۔ ہاں! وہاں کے لوگوں کے دل کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ میں آتشِ انقلاب کو ہوا دونگی اور اسے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں تبدیل کر دونگی جو یورپ کے تمام بادشاہوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دینگے۔ اگر مارشل لاء نافذ ہو گیا تو میری ضرورت اور بھی اشد ہے۔ فرد واحد کے ظلم کی کوئی

انتہا نہیں۔ مگر عوام کی تکالیف کی کوئی نہ کوئی انتہا ضرور ہونی چاہئے

الیکسنڈر۔ خدا جانتا ہے میں تمہارے ساتھ ہوں، مگر تمہیں وہاں نہیں جانا چاہئے۔ پولیس کی نگاہیں تمہاری صورت کے لئے ہر ٹرین کو دیکھ رہی ہیں۔ تمہاری گرفتاری پر تمہیں ایک تنگ و تار زندان میں قید کر دئے جانے کا حکم ہے۔ یہ سب کچھ مجھے کسی نہ کسی طریق سے معلوم ہوا ہے۔ آہ! ذرا خیال تو کرو کہ تمہاری غیر موجودگی میں ہمارا آفتاب حیات غروب ہوا جاتا ہے۔ لوگ اپنا رہنما اور شمع آزادی اپنا پروانہ کھو دیگی ——— ویرا تمہیں نہیں جانا چاہئے!

ویرا۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو نہیں جاؤں گی۔ حصول آزادی کے لئے کچھ اور عرصہ تک زندہ رہونگی۔

الیکسنڈر۔ تمہاری موت پر رُوس واقعی تباہ ہو جائے گا، میری تمام اُمیدوں کا خاتمہ ہو جائے گا ——— تمام ——— ویرا مارشل لا کی خبر بہت خوفناک ہے ——— مارشل لا! مارشل لا!! کسقدر ہیبتناک ہے۔ مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہ تھا! اپنی جان کی قسم! کچھ معلوم نہ تھا!

ویرا۔ تمہیں معلوم ہوتا بھی کس طرح؟ ایک اچھی خاصی سازش تھی

یہ بڑا اسپیا نزار جس کے ہاتھ مقتول انسانوں کے خون سے سُرخ
ہیں جس کی روح اُس کے ظلم وتشدد کی وجہ سے سیاہ ہو چکی ہے
سب سے زیادہ چالاک سازشی ہے۔ آہ! الیکسنر تمہارے اور
اُس کے دل میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

الیکسنر۔ ویرا! بادشاہ کا رویہ ہمیشہ سے ایسا نہیں۔ ایک زمانہ تھا جب
بادشاہ کو لوگوں سے اُلفت تھی۔ ملعون شہزادہ پال مارلوفسکی نے
اُسے ایسا بنا رکھا ہے۔ کل میں شہنشاہ کے سامنے جمہور کی
وکالت کرونگا!

ویرا۔ وکالت اور زار کے سامنے! زار کو صرف وہی دیکھتے ہیں جنہیں
سزائے موت کا حکم مل چکا ہو۔ اُسے کسی انسان کی کیا پروا!
ایک بہادر قوم کی آہ وفریاد اس سنگدل کو موم نہ کرسکی۔

الیکسنر۔ تاہم مجھے وکالت ضرور کرنی چاہئے۔ خواہ جان ہی سے ہاتھ
کیوں نہ دھونے پڑیں۔

پروفیسر۔ یہ ہیں اعلانات —— کیا کافی ہیں؟

ویرا۔ میں انہیں پڑھتی ہوں —— کیسا حسین معلوم ہوتا ہے۔ آج اس
کے چہرہ سے شرافت اور تعزز ٹپک رہا ہے۔ آزادی کی دیوی
خوش قسمت ہے کہ اس کے چاہنے والے ایسے ہیں۔

الیکسز۔ جناب صدر آپ کس فکر میں ہیں؟
میچل۔ ہم وحشی درندوں کا شکار کرنے کی فکر میں ہیں [صدر سے باتیں کرتا ہے اور اسے علیحدہ لے جاتا ہے]
پروفیسر۔ [ویرا سے] پیرس اور برلن کے خطوط کا کیا جواب دیں؟
ویرا۔ [خط پکڑ لیتی ہے] [اپنے آپ سے] اگر میں نے اپنی فطرت تباہ نہ کی ہوئی ہوتی جسن و عشق سے بیگانگی کا اقرار نہ کیا ہوا ہوتا تو ضرور اس سے محبت کرتی ــــ آہ! میں بیوقوف ہیں ــــ نہیں! قطعاً ــــ مگر وہ اپنے حسین چہرے اور آتش انقلاب سے معمور سینے کو لئے ہوئے ہم میں کیوں شامل ہوا۔ جمہوریت کی دلدادہ ہوتے ہوئے بھی مجھے کیوں بار بار خیال آتا ہے کہ وہ میرا بادشاہ ہوگا ــــ آہ! حماقت! پیمانِ وفا کی شکست، بادِ نسیم سے زیادہ کمزور ویرا! بھول مت! تم انقلاب پسند ہو۔
صدر۔ [میچل سے] تمہاری گرفتاری یقینی ہے!
میچل۔ ایسا نہیں ہوگا۔ میں شاہی محافظ کا لباس پہن لونگا۔ پہرہ دار کرنل ہماری جماعت ہی سے ہے۔ اجلاس پہلی منزل میں ہوگا۔ اس لئے میرا نشانہ خطا نہ جائے گا۔
صدر۔ کیا بھائیوں کو مطلع کردوں؟

مچل ۔ ہرگز نہیں! ہم میں ایک غدار موجود ہے!

ویرا ۔ سنو! کیا یہی اعلانات ہیں؟ ہاں یہ کافی ہیں۔ کیو۔ اوڈیسا اور نوگوروڈ
میں پانچ سو اور اسی قدر وارسا میں اور ان سے دو چند جنوبی صوبجات
میں تقسیم کردو۔ اگرچہ سست روسی کسان ہمارے اعلانات اور
ملک کی خدمت کرنے والے شہیدوں کی بہت کم پروا کرتے ہیں
لیکن حملہ جب بھی ہو دیہات کی طرف سے ہو نہ کہ شہر کی طرف سے

مچل ۔ تیغ زنی سے نہ کہ خامہ فرسائی سے ۔

ویرا ۔ پولینڈ والے خطوط کہاں ہیں ؟

پروفیسر ۔ یہ ہیں!

ویرا ۔ بدبخت پولینڈ! روسی عقاب مدتوں وہاں اپنا شکار حاصل کرتے
رہے! ہمیں مظلوم پولش بھائیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

صدر ۔ مچل کیا یہ سچ ہے؟

مچل ۔ ہاں! اس کی صحت پر جان کی بازی لگاتا ہوں۔

ص۔ ر۔ تو پھر دروازوں پر قفل لگا دو۔ الیکسز ہماری جماعت میں بحیثیت
ایک طالب علم داخل ہوا۔ جو طبیہ سکول میں تعلیم پا رہا تھا مگر اس
نے ہمیں مارشل لا کی خونی سکیم سے آگاہ کیوں نہ کیا؟

الیکسز ۔ میں نے ؟

مچل۔ ہاں تم! تمہیں اس کا بخوبی علم تھا۔ اس قسم کے خونی ہتھیار ایک ہی روز میں تیز نہیں ہوا کرتے۔ تم نے ہمیں اس سے مطلع کیوں نہ کیا؟ آج سے ایک ہفتہ قبل زندانوں کو مسمار کیا جا سکتا تھا، آزادی کے لئے کم از کم ایک ضرب لگائی جا سکتی تھی۔ مگر اب وقت گزر چکا ہے۔ دیر ہو گئی! ___ میں پوچھتا ہوں یہ راز تم نے کیوں چھپائے رکھا؟

الیکسنر۔ دست حریت کی قسم! مچل تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو۔ مجھے اس گھناؤنے قانون کا کوئی علم نہ تھا۔ قسم ہے اپنی روح کی مجھے خبر تک نہ تھی ___ مجھے پتہ بھی چلتا کیونکر؟

مچل۔ اس لئے کہ تم غدار ہو۔ گزشتہ شب اجلاس برخاست ہونے پر تم کہاں گئے؟

الیکسنر۔ اپنے گھر۔

مچل۔ کاذب میں تمہارا پیچھا کر رہا تھا۔ نصف شب بعد تم یہاں سے رخصت ہوئے۔ ایک لمبا چغہ اوڑھے تم نے کشتی میں دریا کو عبور کیا اور ملاح کو ایک اشرفی دی ___ تم جو طب کے ایک ادنےٰ طالب علم ہو۔ اس کے بعد دو دفعہ واپس لوٹے اور دیر تک محراب میں چھپے رہے۔ شکاری ہوتے ہوئے میں نے تمہیں خنجر سے ہلاک

کر دینے کا عزم کر لیا تھا۔ مگر ـــــ تم اپنی دانست میں تعاقب کرنے والوں سے بچ نکلے۔ احمق! میں اس شکاری کتے کی مانند ہوں جسے شکار کی بُو کبھی دھوکہ نہیں دے سکتی۔ کوچہ بہ کوچہ سایے کی طرح تمہارے ساتھ رہا۔ آخر کار تم سینٹ اینزک کے محل میں داخل ہوئے دربانوں کو صورت خاص بتاتے ہوئے ایک خاص دروازہ سے اندر داخل ہو گئے۔

سازشی۔ محل میں!!!

ویرا۔ الیکسز!

میخل۔ تمہارے غداروں کو تن سے جدا کرنے کے لئے شب بھر انتظار کرتا رہا۔ مگر تم محل سے باہر نہ نکلے ـــــ آفتاب کی خونیں کرنیں تاریک بستی پر نمودار ہوئیں، روس کی کتاب حیات میں ظلم و جور کے نئے باب کا اضافہ ہوا لیکن تم باہر نہ نکلے۔ محلات میں زندگی بسر کرنے والے؟ تمہیں شاہی محافظوں کی صوتِ خاص کا علم ہے، خاص دروازوں کی چابی تمہارے قبضے میں رہتی ہے۔ آہ! تم جاسوس ہو! ـــــ جاسوس! تمہارے سفید ہاتھ خوبصورت چہرہ اور گھنگھریالے بال میرا اعتماد حاصل نہ کر سکے۔ تمہاری صورت اذیت کے نشانوں سے خالی ہے ـــــ تمہیں عوام سے کیا تعلق ـــــ تم جاسوس ہو ـــــ

جاسوس! غدّار!!

سازشی۔ قتل کردو! قتل کردو اسے!! [سب اپنا اپنا خنجر نکالتے ہیں]

ویرا۔ [الیکسنر کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔ خبردار مچل! ہاتھ مت بڑھانا

وہ غدّار نہیں!

سازشی۔ قتل کر دو یہ جاسوس ہے۔

ویرا۔ اگر تم میں سے کسی نے انگلی تک بھی اُٹھائی تو یاد رکھو مجھے ہمیشہ

کے لئے کھو دوگے!

ص۔ر۔ ویرا! تم نے مچل کے الفاظ نہیں سُنے؟ —— زار کے

محلات میں راتیں بسر کرنے والا سوائے جاسوس کے اور کون

ہو سکتا ہے؟

ویرا۔ نہیں! میں مچل پر یقین نہیں کرتی۔ یہ جھوٹ ہے، سراسر جھوٹ۔

الیکسنر کیوں نہیں کہتے کہ یہ جھوٹ ہے؟

الیکسنر۔ یہ سچ ہے! مچل کی آنکھوں نے جو کچھ دیکھا بیان کر دیا۔ میں نے

وہ رات ضرور شاہی محل میں بسر کی —— مچل سچ کہتا ہے۔

ویرا۔ پیچھے ہٹو! پیچھے ہٹو! الیکسنر مجھے تم پر اعتماد ہے۔ دولت کے

عوض تم وطن فروشی نہیں کر سکتے۔ تم ایماندار ہو۔ کہتے کیوں نہیں۔

الیکسنر۔ جاسوس! تم جانتے ہو۔ میں جاسوس نہیں۔ بھائیو میں تا دمِ مرگ

تمہارے ساتھ ہوں۔

مچل۔ ہاں! صرف اپنی موت تک۔

الیکسنر۔ ویرا! تم جانتی ہو میں مخلص ہوں

ویرا۔ مجھے علم ہے۔

صدر۔ غدّار! تم نے یہاں آنے کی کیونکر جرأت کی؟

الیکسنر۔ اس لئے کہ مجھے عوام سے محبّت ہے!

مچل۔ تو پھر انہی کے لئے جان دو۔

ویرا۔ اسے ہاتھ لگانے سے قبل مجھے ہلاک کردو۔

صدر۔ مچل! ہم ویرا کو جُدا نہیں کرسکتے۔ اس کی خواہش ہے کہ یہ لڑکا زندہ رہے۔ ہم اسے آج کے لئے اپنے ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ اس وقت تک تو اس نے اپنی غدّاری کا ثبوت نہیں دیا۔

[سپاہی دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں]

آواز۔ شہنشاہ کے نام پر دروازہ کھولو!

مچل۔ دیکھا اس نے دھوکہ دیدیا! جاسوس یہ تیرا کام ہے!

صدر۔ ٹھہرو مچل! یہ وقت باہم دست و گریبان ہونے کا نہیں!

آواز۔ شہنشاہ کے نام پر دروازہ کھولو!

صدر۔ بھائیو! نقاب پہن لو۔ مچل! دروازہ کھول دو۔ اب اس کے سوا

اور چارہ ہی کیا ہے۔

[جنرل کوٹکن اور سپاہی اندر داخل ہوتے ہیں]

جنرل۔ تمام شہری نصف شب کے بعد اپنے اپنے گھروں میں ہونے چاہئیں۔ پانچ سے زیادہ شخص ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ تم نے اعلان نہیں سنا کیا؟

مچل۔ سنا! وہی اعلان جس نے ماسکو کی ہر دیوار کو بدنما بنا دیا ہے

ویرا۔ چپ مچل چپ! —— جناب ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ ہم تھیئٹر کے معمولی ایکٹر ہیں۔ سمارا سے لے کر ماسکو تک آئے ہیں کہ اعلیٰ حضرت زار کو محظوظ کریں۔

جنرل۔ لیکن داخل ہونے سے قبل تم نے بہت شور مچا رکھا تھا۔

ویرا۔ ہم ایک نئے کھیل کی مشق کر رہے تھے۔

جنرل۔ تمہارے جوابات صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ مگر مجھے اپنا چہرہ دکھاؤ —— اس نقاب کو الٹ دو۔ سینٹ نکولس کی قسم! اگر تمہارا چہرہ تمہارے قد و قامت کے مطابق ہے تو یقیناً حسین ہوگا۔ سب سے پہلے تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

صدر۔ یا اللہ اگر اسے معلوم ہو گیا کہ یہ ویرا ہے تو ہم سب تباہ ہو جائینگے

جنرل۔ غمزہ و ادا کیسی؟ نقاب الٹو —— کیا سپاہیوں کو حکم دوں پھر؟

الیکسنر۔ پیچھے رہو جنرل کوشکن۔
جنرل۔ تم کون ہو جس کی زبان افسروں کے ساتھ اس طرح گفتگو کرتی ہے؟
[الیکسنر نقاب اُلٹ دیتا ہے] اعلیٰ حضرت زار و یچ۔
سازشی۔ ولیعہد! بس خاتمہ!!
غدار۔ وہ اب ہم سب کو سپاہیوں کے حوالے کر دیگا۔
پچل۔ [ویرا سے] تم نے مجھے اسے قتل کیوں نہ کرنے دیا؟ آؤ اب اپنی
موت سے کھیل جائیں۔
ویرا۔ خاموش! وہ ہمیں ہرگز دھوکا نہ دے گا!
الیکسنر۔ جنرل! آپ جانتے ہیں میرے باپ نے مجھے دنیا سے علیحدہ
رکھنے کے لئے سپردِ زنداں کر رکھا ہے۔ اگر میں رات کے وقت
بھیس بدل کر آزادانہ گشت نہ لگاؤں تو مجھے خطرہ ہے۔ میں اپنی
جان کھو دوں گا۔ مجھے ان ایماندار لوگوں سے ملے ابھی صرف چھ
گھنٹے ہوئے ہیں۔
جنرل۔ لیکن اعلیٰحضرت!
الیکسنر۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ یہ بہترین ایکٹر ہیں۔ اگر کچھ عرصہ
پہلے آتے تو تمہیں ایک دلچسپ تماشا دیکھنے کا موقع مل جاتا۔
جنرل۔ کیا یہ ایکٹر ہیں شہزادے؟

الیگسنز۔ ہاں! ایکٹر جو صرف بادشاہوں کے سامنے کھیلنا پسند کرتے ہیں۔
جنرل۔ مجھے یقین ہے اعلیٰ حضرت! میں پہلے سمجھا کہ مجھے انقلاب پسندوں کا سراغ مل گیا۔
الیگسنز۔ تمہارے ہوتے ہوئے روس میں انقلاب پسند؟ جنرل یہ ناممکن ہے۔
جنرل۔ یہی میں کئی بار زار اعظم سے کہہ چکا ہوں۔ مگر آج اجلاس میں معلوم ہوا کہ انقلاب پسندوں کی سرغنہ ویرا شہر میں دیکھی گئی ہے۔ اس پر شہنشاہ کا رنگ برف کے گالے کی مانند سفید ہو گیا میرا خیال ہے اس سے زیادہ خوف میں نے آج تک کسی چہرے پر چھائے ہوئے نہیں دیکھا!
الیگسنز۔ پھر تو یہ خطرناک عورت ہے!
جنرل۔ یورپ بھر میں اپنی قسم کی واحد خطرناک!
الیگسنز۔ جنرل! تم نے اسے دیکھا کبھی؟
جنرل۔ جی ہاں! آج سے پانچ سال قبل جبکہ میں صرف کرنل تھا میں نے اسے ایک سرائے میں خادمہ کی حیثیت سے دیکھا۔ اگر مجھے اُس وقت معلوم ہوتا کہ یہی عورت کسی روز اس عظیم فتنے کا موجب ہوگی تو مارے کوڑوں کے وہیں ہلاک کر دیتا۔ عورت نہیں شیطان

ہے! پورے اٹھارہ مہینوں سے اس کا تعاقب کر رہا ہوں مگر اس عرصے میں اُس سے صرف ایک بار سامنا ہوا۔

الیکسنڈر۔ مگر وہ تم سے بچکر نکل گئی؟

جنرل۔ میں اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ لیکن اُس نے میرے گھوڑے کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ مگر اب کی دفعہ وہ مجھ سے بچ کر نہیں نکل سکتی۔ شہنشاہ نے اُس کے سر کے لئے بیس ہزار پونڈ انعام مقرر کر رکھا ہے۔

الیکسنڈر۔ مجھے اُمید ہے یہ انعام تمہارا ہی ہوگا ـــــ مگر تم ان بھولے شخصوں کو خوفزدہ کر رہے ہو جنرل! شب بخیر!!

جنرل۔ جی ہاں! مگر میں ان کے چہرے دیکھنا چاہتا ہوں۔

الیکسنڈر۔ یہ نہیں ہو سکتا! تمہیں معلوم نہیں اس قسم کے لوگ اپنا چہرہ دکھانا پسند نہیں کرتے۔

جنرل۔ مگر ـــــ اعلیٰ حضرت ـــــ

الیکسنڈر (وقار سے) جنرل! یہ لوگ میرے دوست ہیں۔ بس یہی چیز کافی ہونی چاہیے۔ ہاں! کیا میں اُمید کر سکتا ہوں کہ اس معاملے کی دوسرے کان تک خبر نہ ہوگی!

جنرل۔ شہزادے! مجھ پر بھروسہ رکھئے! ـــــ آپ کب تک محل

میں تشریف لائیں گے۔ شاہی ناچ قریب الاختتام ہے۔ اور ہر گھڑی آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

الیکسنر۔ میں تنہا آؤں گا —— خیال رہے میرے دوستوں کے متعلق کسی قسم کی گفتگو نہ ہو۔

جنرل۔ یعنی آپ کی حسین خاتون کے متعلق! شہزادے کاش میں اس عورت کا چہرہ دیکھ سکتا۔ جس کی آنکھیں نقاب میں سے چمک رہی ہیں! —— شب بخیر اعلیٰ حضرت۔ شب بخیر۔

الیکسنر۔ شب بخیر جنرل!

[سپاہی اور جنرل چلے جاتے ہیں]

ویرا۔ [نقاب اُتارتے ہوئے] تم نے ہمیں بچا لیا!

الیکسنر۔ [ویرا کا ہاتھ دباتے ہوئے] بھائیو! کیا اب تمہیں مجھ پر اعتماد ہے؟

[پردہ گرتا ہے]

دوسرا ایکٹ

منظر: ۔ شہنشاہ کے محل میں اجلاس کا کمرہ —— دیواروں پر بھاری پردے آویزاں ہیں ۔ میز کے پاس زار کی شاہی کرسی رکھی ہے ۔ پشت پر ایک کھڑکی ہے جو بالکونی کی طرف کھلتی ہے ۔

حاضرین: ۔ پرنس مارلونسکی، پرنس پیٹرووخ، کونٹ رووالونٹ ۔ بیرن راف، کونٹ ٹیخوف ۔

پرنس پیٹرووخ ۔ کیا ہمارے پریشان خیال زار ووچ کو معاف کر دیا گیا؟ وہ آج اجلاس میں شامل ہونے والا ہے؟

پرنس پال ۔ ہاں! اگر اس کے معنی مزید سزا کے ہو سکتے ہیں ۔ اپنے متعلق صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کونسلوں کے یہ اجلاس بہت تکلیف دہ ہیں ۔

پرنس پیٹرووخ ۔ قدرتی طور پر اس لئے کہ آپ بولتے بہت ہیں

پرنس پال ۔ آپ غلطی پر ہیں ۔ اس لئے کہ بعض اوقات مجھے بہت کچھ

سُننا پڑتا ہے۔

کاؤنٹ روووالوف۔ مگر یہ بھی اس قسم کی تکالیف قیدخانہ سے کہیں بہتر ہیں۔ جس طرح ولیعہد کی آنکھیں دنیا کی رنگینیوں کا مطالعہ کرنے کے لئے بند کر دی گئی تھیں۔

پرنس پال۔ حضرات! اس قسم کے رومان پسندوں کے لئے دُنیا دور ہی سے بھلی معلوم دیتی ہے اور قید خانہ جس میں حکم پر بہترین طعام مُہیا ہو سکتا ہے بُری جگہ نہیں ہو سکتی [زاروچ داخل ہوتا ہے۔ حاضرین دربار تعظیم کے لئے اُٹھتے ہیں]

صبح بخیر شہزادہ! اعلیٰ حضرت کا رنگ کچھ زرد سا معلوم دیتا ہے!

زاروچ۔ [تھوڑے توقف کے بعد] مجھے تبدیل آب و ہوا کی ضرورت ہے۔

پرنس پال۔ [مُسکراتے ہوئے] بہت انقلابی خیال ہے زار اعظم روس ہیں۔ آلہ مقیاس الحرارت سے احساسات جاری فرمانا پسند نہیں کرتے۔

زاروچ۔ [ترش کلامی سے] میرے باپ نے اس زندان نما محل میں مجھے عرصہ چھ ماہ سے قید کر رکھا ہے۔ آج صبح اُنہوں نے چند انقلاب پسندوں کو پھانسی لگتے دیکھنے کے لئے بیدار کیا ــــــ اس منظر نے مجھے بیمار کر دیا۔ خونی قصاب! گو ان لوگوں کو بہادری سے جان دیتے

دیکھنا کچھ پُرلطف تھا۔

پرنس پال۔ جب آپ میری عمر کو پہنچیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ دنیا میں بُری زندگی بسر کرنا اور اچھی موت مرنا کوئی مشکل کام نہیں۔

زار وِچ۔ اچھی موت اور آسان! یہ سبق تجربہ سے اخذ کیا ہُوا معلوم نہیں ہوتا۔

پرنس پال۔ [شانوں کو جنبش دے کر] تجربہ زندگی کی غلط کاریوں کا دوسرا نام ہے۔ جن سے میں بے نیاز ہوں۔

زار وِچ۔ درست! جرائم تم سے زیادہ متعلق ہیں۔

پرنس پیٹرووخ۔ [زار وِچ کو مخاطب کرتے ہوئے] شہزادے کل رات آپ کا ناچ پر تاخیر سے آنا شہنشاہ کے لیے ایک عظیم تشویش کا موجب بن رہا تھا۔

کاؤنٹ رووالوف۔ [ہنس کر] میرے خیال میں انہیں شبہ تھا کہ کہیں انقلاب پسند آپ کو اُٹھا کر نہ لے گئے ہوں۔

بیرن۔ اس حالت میں شہزادہ ایک دلکش ناچ سے محروم ہو جاتا۔

پرنس پال۔ اور ایک بہترین طعام سے بھی —— باورچی نے شوربہ خوب تیار کیا تھا! —— آپ ہنستے ہیں بیرن! اچھا شوربہ تیار کرنا مالیہ کی جانچ پڑتال سے کہیں مشکل ہے۔ اچھا شوربہ بنانے والا صحیح معنوں

میں ایک سمجھدار سپاہی کے مترادف ہے۔ کہتا ہے یہ خیال کہنا
کہ سر کے میں کسقدر تیل ڈالنا چاہیئے کچھ معنی رکھتا ہے۔

بیرن راف۔ خوب تو آپ کے نزدیک باورچی اور سپاہی متوازی
ہوئے۔ اگر میں کسی بیوقوف لڑکے کا باپ ہوتا تو اسے ان دونوں
میں سے کسی ایک کی تعلیم ضرور دلواتا۔

پرنس پال۔ آپ کے والد بزرگوار کا تو یہ خیال تھا۔ یقین جانیئے
آپ خواہ مخواہ طعام کے فن کو بُرا کہہ رہے ہیں۔ میرا اپنا ارادہ
ایک بہترین قسم کی چٹنی تیار کرنے کا ہے۔ گو اس کے متعلق کبھی
غور و فکر کا موقع نہیں ملا۔ مگر پھر بھی مجھے محسوس ہوتا ہے کہ
کہ میرے اندر اس ایجاد کا مادّہ ضرور موجود ہے۔

زار ورچ۔ تو پھر آپ اپنے اصل منصب سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

پرنس! اس جسم پر شاہی باورچی کا لباس سنہری تمغے سے زیادہ زیب دیتا
مگر آپکو معلوم ہونا چاہئیے کہ آپ باورچی کا لباس اچھی طرح پہن نہیں سکتے۔
آپ اسے جا بجا خراب کر دینگے۔ اس لئے کہ آپکے ہاتھ صاف نہیں۔

پرنس پال۔ (جھکتے ہوئے) مجھے آپکے معزز باپ کی خدمت بجالانیکا فخر حاصل ہے۔

زار ورچ۔ دوسرے الفاظ میں تم شاہی معاملات کو غلط طور پر انجام
دیتے ہو۔ اس کے جسم کے ناپاک ہمزاد ہو۔ تم سے پہلے اس میں

محبت اور اُلفت کے جذبات موجود تھے۔ مگراب تم نے ہی اسے
چڑچڑا اور بیٹری بنا رکھا ہے۔ اس کی سماعت تمہارے مسموم مشوروں
سے ہی اپنی قوت کھو چکی ہے۔ اسے عوام میں غیر مقبول بنانے کے
ذمہ دار تم ہی ہو۔ تم ہی نے اُسے ظالم بنا رکھا ہے۔
[درباری ایک دوسرے کی طرف بڑی اہمیت سے دیکھتے ہیں]
پرنس پال۔ [آہستگی سے] معلوم ہوتا ہے اعلیٰحضرت کو تبدیلی آب وہوا
کی ضرورت ہے میں خود اپنے باپ کا سب سے بڑا بیٹا ہوں [سگرٹ
سلگا کر] باپ کی ناراضگی سے پیدا شدہ نتائج سے خوب آگاہ ہوں
[زار وچ سٹیج کے ایک طرف جاتا ہے۔ اور کھڑکی سے باہر کی
طرف دیکھتا ہے]
پرنس پیٹرووخ۔ [بیرن راف سے] اگر یہ بیوقوف لڑکا محتاط نہ ہوا
تو اسے جلاوطن ہونا پڑیگا۔
بیرن راف۔ ہاں! مخلص ہونا بہت بڑا جرم ہے۔
پرنس پیٹرووخ۔ صرف یہی جرم ہے جس کے آپ مرتکب نہیں ہوتے۔
بیرن راف۔ ہر شخص کا جداگانہ مطمح نظر ہے پرنس!
پرنس پال۔ آپ کا زاویہ نگاہ آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ مطمئن
رہیں۔

[نسوار کی ڈبیاں نکال کر پرنس پیٹرووخ کو پیش کرتا ہے]

پرنس پیٹرووخ۔ شکریہ! —— پرنس شکریہ۔

پرنس پال۔ کیسی نفیس نسوار ہے۔ خاص پیرس کی ہے۔ مگر اب اس بیہودہ جمہوریت کے عہد میں ہر چیز روبہ انحطاط ہے۔ فرانس اپنی نفاست بہت حد تک کھو چکا ہے۔

[مارکوئس ڈی۔ پاؤنٹ رار ڈ داخل ہوتا ہے]

آہا مارکوئس! مادام مارکوئس تو بخیریت ہیں؟

مارکوئس ڈی۔ پی۔ آپ زیادہ علم رکھتے ہیں پرنس پال! —— مجھ سے زیادہ آپ کی ان سے ملاقات ہے۔

پرنس پال۔ [جھکتے ہوئے] ہاں اکثر ملاقات ہوتی ہے! مادام مارکوئس بہت سنجیدہ خاتون ہیں جب بھی ملتی ہیں ہمیشہ آپ کا ذکر کیا کرتی ہیں۔

پرنس پیٹرووخ [کلاک کی طرف دیکھتے ہوئے] جہاں پناہ ابھی تک تشریف نہیں لائے۔

پرنس پال۔ پیٹرووخ! کیا بات ہے؟ آپ کی طبیعت آج کچھ اکھڑی اکھڑی سی معلوم ہوتی ہے۔ باورچی سے جھگڑا تو نہیں ہوا کہیں؟ اس صورت میں یہ حقیقت کس قدر المناک ہوگی کہ آپ اپنے بہترین

دوست کو کھو بیٹھیں گے

پرنس پیٹرووخ۔ میں اس قدر خوش بخت نہیں۔ مگر تاہم آپ بھول رہے ہیں۔ روپیہ میرا بہترین رفیق ہے۔ اور آپ کا یہ خیال بھی غلط ہے کہ میں اپنے باورچی سے ناراض ہوں۔

پرنس پال۔ تو پھر یہ ہوسکتا ہے کہ مادام ویرا یا قرضخواہوں نے خطوکتابت سے آپ پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے —— مگر آپکو خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس پارٹی کی طرف سے موصول شدہ دھمکیاں جو اپنے آپ کو انقلاب پسند جماعت سے منسوب کرتی ہے، میرے گھر میں بکھری پڑی ہیں، میں نے انہیں ایک نظر بھی اُٹھا کر نہیں دیکھا —— ان کے الفاظ عموماً غیر مربوط ہوتے ہیں۔

پرنس پیٹرووخ۔ آپ پھر غلطی پر ہیں پرنس! اگر یہ انقلاب پسند جماعت مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال رہی تو اس میں بھی کوئی راز ہے۔

پرنس پال۔ (ایک طرف ہوکر) سچ ہے! میں بھول گیا۔ بے اعتنائی انتقام ہے جو دنیا معمولی اشخاص سے لیتی ہے۔

پرنس پیٹرووخ۔ میں زندگی سے تنگ آگیا ہوں پرنس! جب سے تھیئٹر کے کھیل بند ہوئے ہیں اپنے آپ کو مردہ تصور کر رہا ہوں۔

پرنس پال۔ آپ کو کیسی دلچسپی کی ضرورت ہے پرنس! ٹھہریئے۔ آپ کے

مرتبہ شادی کر چکے ہیں ـــــ دو دفعہ ـــــ کیوں نہ تیسری
بار کسی کے دامِ اُلفت میں گرفتار ہو جائیں ؟

بیرن راف ۔ پرنس ! میں بھی مدّت سے یہی سوچ رہا تھا ـــــ

پرنس پال [بات کاٹتے ہوئے] آپ مجھے تعجب میں ڈال رہے ہیں بیرن !

بیرن راف ۔ میں آپ کی فطرت کا مطالعہ کرنے سے قاصر ہوں ۔

پرنس پال ۔ اگر میری فطرت کی تخلیق آپ کے خیال کے مطابق ہوتی تو اندیشہ تھا کہ مجھے دُنیا میں ایک ممتاز شخصیت نصیب نہ ہوتی ۔

کاؤنٹ رو والوف ۔ زندگی کے متعلق کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس کا آپ نے مضحکہ نہ اُڑایا ہو ۔

پرنس پال ۔ آہ ! میرے عزیز دوست زندگی اسقدر اہم موضوع ہے کہ اس پر متانت سے گفتگو نہیں ہو سکتی ۔

زاروچ ۔ [کھڑکی سے واپس آتے ہوئے] میرے خیال میں پرنس پال کی فطرت کوئی پُراسرار نہیں وہ اپنی دلچسپی کا سامان پیدا کرنے کے لئے بہترین دوست کے سینے میں خنجر بھونک سکتا ہے

پرنس پال ۔ میں اپنے بدترین دشمن کو بہترین دوست پر ترجیح دے سکتا ہوں ۔ دولت پیدا کرنے کے لئے اچھی صحت کی ضرورت

ہے۔ مگر جب انسان کا کوئی دشمن نہ ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ اسمیں کمینہ پن کی جھلک ضرور ہے۔

زاروچ۔ [ترش کلامی سے] اگر دشمنوں کی تعداد ہی آپ کے نزدیک بڑائی کا معیار ہے تو اس میں کوئی شک نہیں آپ بڑے آدمی ہیں۔

پرنس پال۔ ہاں مجھے معلوم ہے کہ تمام روس مجھے نفرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ مگر آپ کے باپ سے کچھ کم شہزادے اگر وہ اس حقارت کو پسند نہیں کرتے مگر یقین جانئے مجھے پسند ہے۔ [ترش کلامی سے] بازاروں میں چکر لگاتے وقت لوگوں کے چہرے پر نفرت و حقارت کے جذبات دیکھ کر مجھے ایک گونہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس نوعیت کے واقعات مجھ پر یہ حقیقت واضح کر دیتے ہیں۔ کہ میں روس میں ایک عظیم طاقت کا مالک ہوں ـــــ فرد واحد ـــــ لاکھوں انسانوں کے مقابلے میں۔ میں وہ ہر دلعزیز بننا نہیں چاہتا۔ جس کی گردن ایک سال تو پھولوں سے لدی ہو۔ مگر دوسرے سال پتھروں سے کچل دی جائے۔ میں اپنے بستر پر جان دینے کو اس قسم کی موت پر ترجیح دیتا ہوں۔

زاروچ۔ مگر موت کے بعد؟

پرنس پال [شانوں کو جنبش دیتے ہوئے] آسمان پر فرد واحد کی حکومت

ہے۔ اس لئے مجھے وہاں ہر طرح کا آرام مل سکتا ہے۔

زاروچ۔ آپ عوام اور اُن کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتے؟

پرنس پال۔ عوام اور اُن کے حقوق میرے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ میں ان دونوں سے تنگ آگیا ہوں۔ فی زمانہ جاہل عیّار اور تعلیم سے بے بہرہ لوگوں کے حقوق کے لئے مطالبہ کسقدر مضحکہ خیز ہے۔ یقین فرمایئے ایک اچھی جمہوری حکومت میں ہر شخص اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ مگر روس کے یہ لوگ جو ہمیں باہر نکالنا چاہتے ہیں جنگل کے حیوانوں سے بدتر ہیں جنہیں گولی کا نشانہ بنا دینا چاہئے۔

زاروچ۔ [جوش سے] اگر وہ شکاری جانوروں سے زیادہ قیمت نہیں رکھتے تو خدارا یہ تو بتایئے اس چیز کا کون ذمہ دار ہے؟

[محافظ خاص داخل ہوتا ہے]

محافظ خاص۔ جہاں پناہ تشریف لا رہے ہیں [پرنس پال زاروچ کی طرف دیکھ کر مُسکراتا ہے]

[زار اپنے محافظوں کی معیّت میں داخل ہوتا ہے]

زاروچ [استقبال کے لئے آگے بڑھتا ہے] جہاں پناہ!

زار۔ نزدیک نہ آؤ! میں پھر تمہیں کہہ رہا ہوں نزدیک نہ آؤ۔ تاج پوش اور ولیعہد کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے ــــ گروہ کونے میں

کون کھڑا ہے؟ میں اسے نہیں جانتا، کیا کر رہا ہے آخر؟ ــــ
سازشی تو نہیں اس کی جامہ تلاشی لیجئے؟ کل کا دن اعتراف جرم کے لئے
دے کر پھانسی پر لٹکا دو ــــ پھانسی پر!
پرنس پال۔ جہاں پناہ! یہ کاؤنٹ پیٹوخوف برلن کے نئے سفیر ہیں جو
رخصت ہوتے وقت آپ کے دست مبارک پر بوسہ دینا چاہتے ہیں
زار۔ بوسہ؟ اس میں بھی کوئی سازش ہے۔ وہ مجھے زہر دینا چاہتا ہے
جاؤ! میرے لڑکے کا ہاتھ چوم لو۔
[پرنس پال کونٹ پیٹوخوف کو کمرہ چھوڑنے کے لئے اشارہ کرتا ہے۔
پیٹوخوف چلا جاتا ہے۔ زار کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ درباری خاموش
ہیں]
پرنس پال۔ جہاں پناہ! کیا آپ ــــ
زار۔ مجھے اس طرح کیوں خوفزدہ کر رہے ہو؟ نہیں میں کچھ نہیں کرونگا۔
[درباریوں کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے] جناب آپ تلوار کو اس
طرح کیوں کھڑکھڑا رہے ہیں [کونٹ رووالوف کو مخاطب کرتے ہوئے]
تلوار کو اُتار دیجئے۔ میں اپنی موجودگی میں کسی شخص کو تلوار رکھنے نہ دونگا۔
[زار وچ کی طرف دیکھتا ہے] نہ اپنے لڑکے کو [پرنس پال کو مخاطب کرتے
ہوئے] خفا تو نہیں ہو پرنس؟ ساتھ تو نہیں چھوڑ جاؤ گے۔ ایک بار کہدو

کہ نہیں! تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ دنیا کی ہر نعمت تمہارے لئے مہیا ہو سکتی ہے۔ ہر ایک نعمت!

پرنس پال [جھکتے ہوئے] جہاں پناہ کا اعتماد حاصل کرنا ہی میرے لئے دنیا کی بہترین نعمت کے مترادف ہے [اپنے آپ سے] میں تو سمجھا تھا آج کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

زار۔ [اپنی کرسی کی طرف جاتے ہوئے] خیر! معزز اصحاب!

مارکوئس ڈی۔ پی۔ غلام آرک انیگل کی وفادار رعایا کا ایڈریس پیش کرنے کا فخر حاصل کرتا ہے۔ جس میں جہاں پناہ پر جو آخری حملہ ہوا تھا اس پر اظہار نفرت کیا گیا ہے۔

پرنس پال۔ دو حملوں کے علاوہ مارکوئس! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ یہ حملہ آج سے تین ہفتے قبل کا ہے۔

زار۔ آرک انیگل کی رعایا بہت نیک اور وفادار ہے۔ وہاں کے لوگ مجھے محبت کی نظروں سے دیکھتے ہیں —— وہاں ایک نیا پادری بھیج دو۔ اس پر کونسا خرچ ہوتا ہے۔ ہاں! الیکسز [زار وچ کی طرف مڑتے ہوئے] آج صبح کے غدار پھانسی دئے گئے؟

زار وچ۔ تین شخص پھانسی پر لٹکائے گئے تھے جہاں پناہ!

زار۔ تین ہزار ہونے چاہئے تھے۔ آہ! اگر ان تمام لوگوں کی ایک گردن ہوتی

تو میں ایک ہی جھٹکے میں ان سے نجات پا جاتا !! ــــــ ہاں! تو وہ کچھ بولے ؟ اعترافِ جرم کیا؟ کسی اور سازشی کا نام لیا ؟

زاروچ۔ نہیں! جہاں پناہ۔

زار۔ تو پھر اُنہیں سزا کیوں نہ دی گئی ــــــ کیا میں اسی طرح تاریکی میں رکھا جاؤں گا؟ کیا مجھے اس جڑ کا پتہ نہ چلے گا جس سے یہ سازشی پھوٹتے ہیں ؟

زاروچ۔ عوام کی بےچینی کی وجہ حکّام کے ظلم و جور کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے

زار۔ کیا کہہ رہے ہو لڑکے ؟ ظلم ؟ جور ؟ میں ظالم ہوں کیا ؟ ہرگز نہیں۔ مجھے عوام سے محبت ہے۔ میں اُن کا باپ ہوں۔ سرکاری اعلانات میں مجھے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ محتاط رہو لڑکے! معلوم ہوتا ہے ابھی تک تیری بیوقوف زبان ٹھیک نہیں ہوئی [پرنس پال کی طرف جا کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے] پرنس پال! مجھے بتاؤ سازشیوں کو پھانسی دیتے وقت کتنے شخص جمع تھے۔

پرنس پال۔ پھانسی ان دنوں آج سے چار سال پہلے کی نسبت دلچسپ نہیں رہی۔ یہ جہاں پناہ کو معلوم ہی ہے کہ لوگ اپنی بہترین دلچسپیوں سے کس قدر جلد سیر ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی چوک اور گھر

کے پیچھے کافی تماشائیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ کیا آپ کو معلوم ہے شہزادے؟ [زار دوچ کو مخاطب کرتے ہوئے جو اس کی بات پر کان نہیں دھرتا]

زار۔ ٹھیک ہے! ہر وفادار شہری کی وہاں پر موجودگی ازبس ضروری ہے۔ ایسے مناظران کے لئے عبرت کا سامان مہیّا کرسکتے ہیں۔ اس گروہ میں سے کوئی گرفتار ہوا؟

پرنس پال۔ ایک عورت جو جہاں پناہ کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی [یہ سُن کر زار دوچ چونک اُٹھتا ہے] یہ عورت دو مجرموں کی ماں ہے۔

زار۔ [زار دوچ کی طرف دیکھتے ہوئے] اولاد کی زحمت سے رہائی پانے کے لئے اسے شکر گزار ہونا چاہئے تھا —— سپرد زنداں کردو اُسے!

زار دوچ۔ جہاں پناہ! روس کے جیل خانے پہلے ہی سے پُر ہیں۔ اب اُن میں مزید قیدی نہیں سما سکتے۔

زار۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کی موت جلد واقع نہیں ہوتی۔ انہیں ایک ہی کوٹھری میں کیوں نہیں ٹھونس دیتے۔ میرا خیال ہے تم لوگ انہیں بہت عرصہ تک مکانوں میں نہیں رکھتے۔ ورنہ ان کی موت یقینی ہوتی۔ تم سب رحمدل ہو۔ میں خود رحمدل ہوں! —— اس

عورت کو سائبیریا بھیج دو۔ راستہ میں ہی مر جائیگی [محافظ خاص
داخل ہوتا ہے] یہ کون ہے؟ یہ کون ہے؟
محافظ خاص۔ جہاں پناہ کے لئے ایک خط حاضر کرنا چاہتا ہوں۔
زار۔ [پرنس پال کو مخاطب کرتے ہوئے] میں اسے نہ کھولونگا۔ شاید
اس میں کوئی چیز موجود ہو۔
پرنس پال۔ اگر نہ ہو تو خط بہت حوصلہ شکن ہوگا جہاں پناہ! [خط لے کر
پڑھتا ہے]
پرنس پیٹرووِخ۔ خط میں ضرور کوئی بُری خبر درج ہے ——— میں
پال کی مسکراہٹ خوب سمجھتا ہوں۔
پرنس پال۔ جہاں پناہ! یہ عریضہ آرک انیگل کے سالار پولیس کی طرف
سے ہے: "آج صبح صوبے کے گورنر کو جبکہ وہ اپنے گھر کے صحن میں
داخل ہو رہے تھے ایک عورت نے گولی کا نشانہ بنا دیا۔ قاتلہ
حراست میں ہے۔"
زار۔ مجھے آرک انیگل کے لوگوں پر کبھی اعتماد نہ تھا۔ یہ جگہ سازشیوں
اور انقلاب پسندوں کا مسکن ہے۔ یہاں سے پادری واپس منگالو
وہ اس قابل نہیں۔
پرنس پال۔ جہاں پناہ اجازت فرمائیے کہ میں مارکوئس ڈی پاؤف رارڈ

کا نام آرک انیگل کے نئے گورنر کے لئے پیش کر سکوں

مارکوئس۔ ڈی پی۔ (جلدی سے) جہاں پناہ! خادم اس اعزاز کے قابل نہیں۔

پرنس پال۔ یہ کسر نفسی ہے آپ کی۔ یقین مانئے روس بھر میں اس اعزاز کے لئے مجھے سوائے آپ کے اور کوئی مناسب شخص نہیں ملتا (زار کے کان میں کچھ کہتا ہے)

زار۔ بالکل درست پرنس پال! تم ہمیشہ راستی پر ہوا کرتے ہو۔ دیکھو مارکوئس کے کاغذات کا جلد انتظام ہو جائے۔

پرنس پال۔ جہاں پناہ! انہیں آج رخصت ہو جانا چاہئے۔ مارکوئس! میں آپ کی غیر موجودگی کو بہت محسوس کرونگا۔ آپ کا شراب اور عورت کے متعلق انتخاب مجھے ہمیشہ پسند رہا ہے۔

مارکوئس ڈی پی۔ آج ہی کیا؟ جہاں پناہ! (پرنس پال زار کے کان میں کچھ کہتا ہے)

زار۔ ہاں! مارکوئس آج ہی تمہیں چلا جانا چاہئے۔

پرنس پال۔ میں آپ کی غیر موجودگی میں مادام مارکوئس کو افسردہ نہ ہونے دونگا۔ مطمئن رہئے۔

مارکوئس۔ ڈی پی۔ مجھے تو اپنی فکر لاحق ہے۔

زار۔ آرک اینجل کا گورنر اپنے مکان پر گولی کا نشانہ بن گیا۔ میں یہاں محفوظ نہیں! ماسکو میں اس انقلاب کی یہ خونریزی کے ہوتے ہوئے میرے لئے کوئی جگہ بھی محفوظ نہیں۔ پرنس پال! کیا یہ عورت یہیں ہے آجکل؟

پرنس پال۔ سنا گیا ہے وہ کل رات گرانڈ ڈیوک کے ناچ میں موجود تھی۔ مگر میں باور نہیں کر سکتا۔ البتہ اتنا ضرور معلوم تھا کہ وہ نووگورڈ جانے والی تھی۔ پولیس نے ہر ٹرین میں اس کی تلاش کی مگر بے سود۔ اس نے کسی نامعلوم وجہ سے وہاں جانے سے ارادہ ملتوی کر دیا۔ کسی غدار نے خطرے سے ضرور مطلع کر دیا ہوگا اُسے! — پھر کیا ہوا؟ وہ میرے ہاتھوں سے اب بھی بچ نہیں سکتی۔ ایک حسین عورت کا تعاقب ہمیشہ دلچسپ ہوا کرتا ہے جہاں پناہ!

زار۔ تمہیں شکاری کتوں سے اس کی تلاش کرنی چاہئے۔ اور جب گرفتار ہو جائے تو اسے درمیان سے چیر ڈالوں گا۔ ٹکٹکی پر کسوا دوں گا۔ حتّٰی کہ اس کا سپید جسم جلے ہوئے کاغذ کی طرح مڑ جائے۔

پرنس پال۔ جہاں پناہ! آپ متفکر نہ ہوں۔ ہم جلدی اس کا تعاقب شروع کر دیں گے۔ مجھے اُمید ہے شاہزادہ الیکسز ہمیں ضرور مدد

دیں گے۔

زاروچ۔ ایک عورت کو تباہ کرنے کے لئے تم کبھی کسی مدد کے خواہاں نہیں ہوئے پرنس پال!

زار۔ ویرا! انقلاب پسند ماسکو میں! آہ میرے خدا کیا موجودہ زندگی سے کتنی ایسی موت بہتر نہیں جو وہ میرے لئے تیار کر رہے ہیں! نیند نصیب نہیں اور اگر خوش قسمتی سے آنکھ لگ جائے تو اس قسم کے بھیانک خواب جس کے مقابلے میں دوزخ یا سنگ بھی نہیں، ہر مسکراہٹ پر غداری کا شبہ، کھانے کی ہر پلیٹ میں زہر کا گمان، ہر ہاتھ میں خنجر کی جھلک، شب بھر کروٹیں، چھپے ہوئے قاتل کے رینگتے پرکان ——— سب جاسوس ہو ——— سب جاسوس ہو۔ تم! میرے لڑکے، میرے اپنے لڑکے! سب سے بدترین جاسوس۔ وہ کون ہے جو یہ خونیں اشتہار میرے تکئے اور میز کے نیچے چھپا آتا ہے؟ تم سب میں سے وہ کون غدار ہے۔ جو مجھے دھوکا دے رہا ہے؟ آہ! میرے خدا! میرے خدا!!! انگلستان سے نبرد آزمائی کا زمانہ بھی کوئی وقت تھا جب مجھے کوئی چیز خوفزدہ نہ کر سکتی تھی۔ (ذرا جوش سے) میدان جنگ کی خونی ندیوں میں نہاتا ہوا اپنا "عقاب" واپس لایا جو دشمن

چھین کر لے گئے تھے۔ اُس وقت لوگوں نے کہا میں بہادر ہوں
میرے باپ نے جوانمردی کا مظاہرہ کیا۔ آہ اگر وہ اب مجھے
اس طرح بزدل و لرزاں دیکھے تو کیا کہے [کرسی پر بیٹھ جاتا ہے]
لڑکپن میں محبت کے لفظ سے ناآشنا تھا۔ جب میں نے خود
خوف کے عالم میں پرورش پائی تو بتایئے میں کس قسم کی حکومت
کرسکتا ہوں؟ [اُٹھ کھڑا ہوتا ہے] میں انتقام لونگا! رات کی
ہراس ساعت کے لئے جو میں نے خنجر اور پھندے کے انتظار
میں کروٹیں لے لے کر بسر کی انہیں سائبیریا کے یخ بستہ میدانوں
میں سالہا سال گزارنے پڑینگے۔ صدیوں تک کانوں میں گلتے
رہنا ہوگا۔ ہاں یہی میرا انتقام ہوگا۔

زار وچ۔ ابّا! لوگوں پر رحم کرو۔ جو مانگتے ہیں بخش دو۔

پرنس پال۔ تو جہاں پناہ کو اپنا سر تیار رکھنا چاہیئے۔ وہ یہی طلب
کرتے ہیں۔

زار۔ عوام! پنجرہ سے نکلے ہوئے بھیڑیئے جو مجھ پر حملہ آور ہو رہے
ہیں۔ مگر میں ان کا مقابلہ آخری سانس تک کرونگا۔ اب رحم سے
کنارہ کشی کر چکا ہوں۔ ان انقلاب پسندوں کو ایک ہی ضرب
میں پیس ڈالونگا۔ رُوس میں اس جماعت کا کوئی مرد بچے گا۔ نہ کوئی

عورت زندہ رہنے پائے گی۔ میں کس کام کا شہنشاہ ہوں۔ اگر ایک
نکمی عورت مجھے اتنے عرصے تک دبائے رکھے۔ اس ہفتے کے اندر
ذیرا میری گرفت میں ہوگی۔ خواہ اس کے لئے مجھے اپنا تمام شہر
شعلوں ہی میں تبدیل کیوں نہ کرنا پڑے۔ اس کے جسم پر کوڑے
لگائے جائیں گے۔ قلعہ میں دم گھٹنے کے لئے مقید کردی جائیگی
چوک میں پھانسی کے لئے لٹکا دی جائے گی۔

زار روچ۔ آہ! میرے خدا!!

زار۔ دو سال سے اس کے ہاتھ میری گردن دبا رہے ہیں، اتنے
عرصے اس نے میری زندگی کو دوزخ بنا رکھا ہے۔ مارشل لا!
پرنس مارشل لا! سلطنت بھر میں مارشل لا نافذ ہو۔ یہی میرے
انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ یہی بہترین صورت ہے پرنس!
یہی بہترین طریق ہے۔

پرنس پال۔ اور کم خرچ بھی! اس طرح صرف چھ ماہ میں آپ نائدہ آبادی
سے نجات حاصل کرلیں گے۔ عدالت کے اخراجات کا زیر بار بھی
نہ ہونا پڑے گا۔

زار۔ درست! روس میں لوگوں کی بہت افراط ہے۔ ان پر بہت روپیہ
صرف ہو رہا ہے۔ عدالت کے اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ میں ان

پر قفل لگا دونگا۔

زار وچ۔ جہاں پناہ! کچھ کرنے سے پہلے سوچ لیجیے ـــــ

زار۔ پرنس پال! اعلانات کب تک تیار ہو سکتے ہیں؟

پرنس پال۔ آج سے چھ ماہ پہلے کے تیار ہیں۔ مجھے علم تھا جہاں پناہ کو ان کی ضرورت محسوس ہوگی۔

زار۔ خوب! بہت خوب!! تو پھر کام فوراً شروع ہو جانا چاہیے ـــــ اگر یورپ کے ہر بادشاہ کے پاس تم ایسا وزیر ہوتا ـــــ

زار وچ۔ تو بادشاہوں کی تعداد میں ضرور کمی واقع ہو جاتی۔

زار۔ [پرنس پال کے کان میں ڈرتے ہوئے] اس لڑکے کا مدعا کیا ہے؟ تم اس پر بھروسہ کرتے ہو کیا؟ معلوم ہوتا ہے قیدخانہ نے اس کی ابھی تک اصلاح نہیں کی۔ جلاوطن کر دوں؟ ـــــ یا [بالکل آہستہ] شہنشاہ پال نے بھی یہی کچھ کیا تھا۔ اور ملکہ کیتھرائن [دیوار پر تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے] نے بھی۔

پرنس پال۔ جہاں پناہ! ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ شہزادہ نہایت ذہین نوجوان ہے۔ وہ بظاہر عوام کا گرویدہ ہے۔ اور شاہی محلوں میں رہتا ہے۔ اشتراکیت کا واعظ ہے اور اسقدر ماہانہ خرچ لیتا ہے جو ایک صوبہ کے محاصل کے برابر ہے۔ ایک نہ ایک دن اُسے معلوم

ہو جائے گا کہ جنونِ جمہوریت کا بہترین علاج شاہی تاج ہے۔

زار۔ تمہارا خیال صحیح ہے۔ میرا بیٹا ہو کر وہ عوام کا گرویدہ نہیں ہو سکتا۔

پرنس پال۔ اگر لوگوں کے ساتھ دو ہفتہ بھی بسر کرے تو اُن کے بدمزہ کھانے جلد اُس کے دماغ سے جمہوری خیالات نکال دینگے۔
—— جہاں پناہ ہمیں اپنا کام شروع کر دینا چاہیئے۔

زار۔ فوراً اعلان پڑھ کر سُناؤ —— حضرات! تشریف رکھئے۔
الیکسز! الیکسز! آؤ اور اعلان سنو! یہ تمہارے لئے عملی سبق ثابت ہوگا۔ تمہیں بھی تو آخر ایک دن یہی کام کرنا ہے۔

زار و چ۔ ایسے اعلان اس سے پیشتر بہت سُن چکا ہوں [میز کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔ کاؤنٹ رووالوف اس کے کان میں کچھ کہتا ہے]

زار۔ کاؤنٹ! کیا سرگوشیاں ہو رہی ہیں؟

کاؤنٹ رووالوف۔ جہاں پناہ! میں شہزادہ عالم کو کچھ نصیحت کر رہا ہوں۔

پرنس پال۔ جہاں پناہ! کاؤنٹ رووالوف اسراف کا ایک نمونہ ہے جس چیز کی اسے زیادہ ضرورت ہو وہی لوگوں کو بخشتا ہے [کاؤنٹ نثار کے نشور میز پر رکھتا ہے] مجھے امید ہے جہاں پناہ اُنہیں پسند فرمائیں گے —— "عوام الناس سے محبت" "عوام کا شفق

باپ"۔ "مارشل لا" اور حسب دستور اللہ تعالیٰ کی نسبت آخری سطور
اب تو صرف اعلیٰ حضرت کے دستخط ہونے باقی ہیں۔

زار روچ۔ جہاں پناہ!——

پرنس پال۔ [جلدی سے] اگر جہاں پناہ اس اعلان پر دستخط فرمادیں تو میں اعلیٰ حضرت سے وعدہ کرتا ہوں کہ چھ ماہ کے اندر اندر ہر ایک انقلاب پسند کو پیس کر رکھدونگا۔

زار۔ ذرا پھر کہنا! روس میں ہر ایک انقلاب پسند کو! ہر ایک! اُس عورت کو بھی جو ان کی سرغنہ ہے جو میرے ہی ملک میں میرے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ پرنس پال! میں تمہیں مارشل لا کے نفاذ کے لئے مملکت روس کا سالار اعظم مقرر کرتا ہوں اعلان مجھے دو۔ میں ابھی دستخط کرتا ہوں۔

پرنس پال [کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے] جہاں پناہ اس مقام پر

زار روچ۔ [کھڑا ہو جاتا ہے اور کاغذ پر ہاتھ رکھدیتا ہے] ٹھہریئے! میں کہتا ہوں ذرا ٹھہریئے! پادریوں نے تو لوگوں سے آسمانی جنت چھین لی۔ آپ انہیں گھر بار سے محروم کر رہے ہیں۔

پرنس پال۔ شہزادہ! وقت ہاتھ سے جا رہا ہے۔ یہ لڑکا تو بنا بنایا کھیل بگاڑ دیگا۔ جہاں پناہ! قلم اُٹھایئے۔

زار وچ۔ کیا؟ ایک قوم کی قوم کا گلا گھونٹنا مملکت کا قتل عام، سلطنت کی تباہی تمہارے نزدیک ایک معمولی کھیل ہے۔ ہم کون ہیں جو لوگوں کو اس طرح خوفزدہ کرنے کی جرأت کریں کیا وہ ہم سے بڑھ کر بدکردار ہیں کہ اُن کے اعمال کا فیصلہ کرنے بیٹھیں۔

پرنس پال۔ یہ شہزادہ کتنا بڑا اشتراکی ہے کہ مالی مساوات کی طرح گناہوں کو بھی برابر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔

زار وچ۔ ایک ہی سورج کی شعاعوں میں پرورش پانے والے ایک ہی فضا میں سانس لینے والے ایک ہی آب و گل کی تخلیق ـــــ وہ کس بات میں ہم سے مختلف ہیں۔ یہی نا کہ وہ فاقوں مر رہے ہیں اور ہم شکم سیر۔ وہ محنت و مشقت میں مصروف ہیں اور ہم سست اور کاہل۔ وہ بیمار ہیں اور ہم اُنہیں زہر پیش کر رہے ہیں، وہ پہلے سے نیم جان ہیں اور ہم اُن کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔

زار۔ یہ جرأت! ـــــ

زار وچ۔ میں عوام کے لئے ہر چیز کی جرأت کرونگا۔ مگر آپ ہیں کہ اُن کے جائز حقوق ضبط کر رہے ہیں۔

زار۔ عوام کے کوئی حقوق نہیں۔

زار وچ۔ تو پھر اُن کے پاس آپ کی کی ہوئی غلطیاں جمع ہیں۔ ابا! ان ہی

لوگوں نے آپ کے لئے جنگ کے میدانوں کو جیتا۔ بحیرۂ بالٹک کے گھنے جنگلوں سے لے کر ہندوستان کے درختوں تک آپ کے نام کا ڈنکا بجایا۔ جہاں گئے فتح ونصرت پاؤں چومتی رہی۔ گو عمر میں زیادہ نہیں۔ مگر ان آنکھوں نے میدان جنگ میں لاکھوں انسانوں کو جامِ فنا پیتے دیکھا۔ ہاں اور وہ یہی لوگ تھے جو جان جوکھوں میں ڈال کر میزان جنگ کے پلڑے سے فتح چھین لائے۔ جبکہ "ہلال احمر" ہمارے "عقابوں" پر چھارہا تھا۔

زار۔ (قدرے متاثر ہو کر) وہ لوگ مر گئے۔ اب مجھے اُن سے کیا غرض؟

زاروچ۔ کچھ بھی نہیں! وہ اب محفوظ ہیں۔ آپ انہیں تکلیف نہیں پہنچا سکتے وہ ابدی نیند سو رہے ہیں۔ کچھ ترکستان کے گہرے سمندروں میں۔ کچھ نور ؤے اور دین کی بلندیوں پر۔ مگر ان کی زندہ نسلوں، ہمارے بھائیوں کے ساتھ آپ نے کونسا اچھا سلوک کیا؟ اُنہوں نے روٹی کے لئے ہاتھ پھیلائے تو آپ نے پتھر پیش کئے۔ آزادی طلب کی تو زہریلے بچھوؤں میں دھکیل دئے گئے۔ اس انقلاب کے بیج آپ نے خود اپنے ہاتھوں بوئے ہیں۔

پرنس پال۔ اور کیا ہم فصل نہیں کاٹ رہے؟

زاروچ۔ آہ! بھائیو! لو آگئی بارش اور تینتے ہوئے تباہ حال لوگ۔ کاش کہ

وہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتے۔ تو اس جہنم جیسی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہوتا۔ جنگل کے درندے جائے پناہ رکھتے ہیں۔ آوارہ وحشیوں کے لئے غار ہیں۔ مگر روس کے باشندوں، دنیا کی فاتح قوم کے سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

پرنس پال۔ پھانسی کا پھندہ موجود ہے۔

زار وچ۔ پھانسی کا پھندہ! اپنی واحد مسرت کے لئے تم ان کی حیات مٹا چکے۔ اب جسم مردہ کرنا چاہتے ہو۔

زار۔ بدلگام لڑکے! کیا بھول گئے ہو شہنشاہ روس کون ہے؟

زار وچ۔ نہیں! خدا کے فضل و کرم سے اب عوام حکومت کرنے والے ہیں آپ کو گلہ کا گڈریا ہونا چاہیئے تھا۔ مگر آپ ڈرپوک ہونے کی وجہ سے بھاگ گئے۔ اور انہیں بھیڑیوں کے حوالہ کر دیا۔

زار۔ لیجاؤ اسے! پرنس پال! لے جاؤ!

زار وچ۔ خدا نے ان لوگوں کو فریاد کے لئے زبان بخشی ہے۔ لیکن آپ اس زبان کو گدی سے کھینچ لانا چاہتے ہیں کہ وہ مصیبت اور تکلیف کے وقت گونگے بنے رہیں۔ مگر لڑنے کے لئے خدا نے انہیں ہاتھ دے رکھے ہیں تو وہ ضرور لڑینگے! ہاں! اس برگشتہ نصیب اور فاقوں سے نیم مردہ زمین کے بطن سے انقلاب ایک خونی بچہ کی طرح پیدا ہوگا جو

آپ کا نام صفحۂ ہستی سے نابود کر دے گا۔

زار۔ شیطان! قاتل! میری موجودگی میں میری ڈاڑھی نوچنے کا مطلب؟

زاروچ۔ اس لئے کہ میں انقلاب پسند ہوں۔ [وزرا حیرت سے اچھل پڑتے ہیں۔ چند لمحات کے لئے قبر کی خاموشی طاری ہو جاتی ہے]

زار۔ انقلاب پسند! انقلاب پسند!! ایک سانپ جسے میں اپنی آستین میں پالتا رہا۔ ایک غدّار جسے میں اپنی گود میں کھلاتا رہا۔ کیا یہی تمہاری کرتوت ہے؟ پرنس پال، سالار اعظم سلطنت روس، ولیعہد کو گرفتار کر لو۔

وزرا۔ گرفتار کر لو!

زار۔ انقلاب پسند! اگر ان کے ساتھ انقلاب کے بیج بونے میں شامل رہے ہو تو انہیں کے ساتھ کاٹو گے۔ اگر ان کے ساتھ گفتگو کی ہے تو انہیں کے ہمراہ سختیاں جھیلو گے۔ اگر ان کے پاس رہے ہو تو انہی کی موت مرو گے۔

پرنس پیٹرووخ۔ مرو گے!!

زار۔ تمام بیٹوں پر طاعون! روس میں کوئی شادی نہیں ہونی چاہیئے اگر مائیں تم ایسے سانپ پیدا کریں ——— میں کہہ رہا ہوں زاروچ کو گرفتار کر لو۔

پرنس پال۔ زار وچ! شہنشاہ کے حکم سے تمہاری تلوار چاہتا ہوں
[زار وچ تلوار دیتا ہے۔ جسے پرنس پال میز پر رکھ دیتا ہے] بیوقوف
لڑکے! تم سازشی بننے کے قابل نہیں ہو۔ شاہی محل میں اس قسم
کی جرأت؟

زار۔ [کرسی پر بیٹھتے ہوئے] آہ! میرے خدا!!

زار وچ۔ اگر عوام کے لئے میری جان جائے تو حاضر ہے ـــــ صرف
ایک انقلاب پسند کی کمی وبیشی میں کونسا فرق آجائے گا؟

پرنس پال [ایک طرف ہو کر] صرف تمہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونے
پڑینگے۔

زار وچ۔ وہ عظیم برادری جس سے میں تعلق رکھتا ہوں مجھ ایسے ہزاروں
افراد پر مشتمل ہے، لاکھوں، بلکہ کروڑوں [یہ سنکر زار فرطِ حیرت سے
اچھل پڑتا ہے] آزادی کا ستارہ طلوع ہو چکا ہے۔ اب مجھے دور
سے جمہوریت کی لہران ذلیل ساحلوں سے ٹکراتی ہوئی نظر آتی ہے۔

پرنس پال۔ [پرنس پیٹرووخ سے] اس صورت میں ہم دونوں کو تیز ہو لیکھ
لینا چاہئے۔

زار وچ۔ ابا! شہنشاہ!! آقا!! میں اپنی ذات کے لئے درخواست
نہیں کر رہا۔ بلکہ اپنے بھائی ـــــ عوام کی جان بخشی کے لئے التجا

کر رہا ہوں۔

پرنس پال۔ [ترش کلامی سے] تمہارے بھائی، عوام اپنی جانوں کی سلامتی پر قانع نہیں، وہ ہمیشہ ہمسایہ کی جان پر بھی آنکھ رکھتے ہیں۔

زار۔ [کھڑے ہوکر] پُرازخوف زندگی سے تنگ آگیا ہوں۔ اب خوف کو طاق پر رکھ دیا ہے، آج سے میں لوگوں کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں ——— جنگ جو اُن کی تباہی کا باعث ہوگی۔ جس طرح وہ مجھ سے پیش آئے اسی طرح اُن سے پیش آؤنگا۔ ان کی ہڈیوں کا سُرمہ بنا کر ہوا میں اُڑا دونگا۔ ہر گھر میں میرا جاسوس ہوگا۔ ہر انگیٹھی میں غدّار جھلستا ہوگا۔ ہر گاؤں میں جلّاد اور ہر چوک میں ٹکٹکی ہوگی۔ میرے قہر سے طاعون، جذام اور وبا کم غارتگر ہوں گے۔ ملک کا ہر کونہ قبرستان۔ شہر کا چپّہ چپّہ ماتم کدہ ہوگا۔ مریض تلوار سے شفا پائینگے۔ روس میں امن ہوگا۔ خواہ وہ وادیٔ خموشاں ہی کا امن کیوں نہ ہو۔ کون کہتا ہے میں بُزدل ہوں؟ کون کہتا ہے میں خوفزدہ ہوں؟ دیکھو! اس طرح ان لوگوں کو اپنے پاؤں کے نیچے روند ڈالونگا۔ [زاروچ کی تلوار پاؤں تلے روندتا ہے]

زاروچ۔ آبا! دیکھئے کہیں یہی تلوار زمین سے اُچھل کر آپ کو زخمی نہ کردے

عوام بہت عرصہ تک تکالیف برداشت کرتے رہے ہیں۔ مگر ایک نہ ایک دن انتقام کا وقت آیا چاہتا ہے۔۔۔۔خون میں رنگنے کے لئے ہاتھ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

پرنس پال۔ہوں! تمہارے بھائی نشانے میں ماہر نہیں۔ ان کی گولی ہمیشہ خالی جاتی ہے۔

زار روج۔ وہ وقت نہیں بھولنا چاہئے جب لوگ خدا کی لاٹھی بن جاتے ہیں۔

زار۔ہاں! اور وہ وقت بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے جب بادشاہ لوگوں کے جسموں کے لئے کوڑا ہوا کرتے ہیں۔آہ! میرا اپنا لڑکا! میرے اپنے گھر میں! میرے ہی خون کی تخلیق میرے خلاف!! لے جاؤ اسے! نظروں سے دور لے جاؤ! محافظوں کو بلاؤ [محافظ خاص داخل ہوتا ہے۔زار ولیعہد کی طرف اشارہ کرتا ہے جو سٹیج کے کونہ میں خاموش کھڑا ہے] ماسکو کے تاریک ترین زندان میں کہ اسکا منحوس چہرہ پھر نہ دیکھنے پاؤں [محافظ زار روج کو باہر لیجانے لگتے ہیں] ٹھہرو ٹھہرو!! چھوڑ دو مجھے محافظوں پر اعتبار نہیں، وہ سب انقلاب پسند ہیں۔وہ اسے چھوڑ دیں گے اور وہ مجھے مار دیگا ——— قتل کر دیگا۔نہیں! نہیں! میں خود اسے اپنے ہاتھوں سے مقتل کروں گا۔

ہیں اور تم دونوں اسے زنداں میں لے جائیں گے (پرنس پال سے)
مجھے تم پر اعتماد ہے اس لئے کہ تم رحم سے ناآشنا ہو۔ میں بھی
رحم کو کام میں نہ لاؤنگا۔ آہ! میرا اپنا لڑکا مجھ سے برسرپیکار! فضا میں
کسقدر حبس ہے، سانس مشکل سے چل رہا ہے۔ بیہوش ہو رہا ہوں۔
معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چیز گلے میں اٹک رہی ہے۔ کھڑکیاں
کھول دو! نظروں سے غائب ہو جاؤ!! ___ نظروں سے غائب
ہو جاؤ!! میں ان آنکھوں کی تاب نہیں لا سکتا۔ ٹھہرو! ٹھہرو! میں
خود کھڑکیاں کھولتا ہوں۔ (کھڑکیاں کھول دیتا ہے۔ اور بالکونی پر
چلا جاتا ہے)

پرنس پال۔ (گھڑی دیکھتے ہوئے) کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا ___
سیاسیات اور ولیعہد کسقدر تنگ کرنے والی چیزیں ہیں۔

آواز۔ (بازار میں) خدا عوام کی حفاظت کرے (زار کو گولی لگتی ہے اور وہ
لڑکھڑا کر کمرے میں گر پڑتا ہے)

زاروچ (محافظوں کی گرفت سے نکل دوڑتا ہے) ابا!

زار۔ قاتل! خونی!! یہ تمہارا کام ہے (مر جاتا ہے)

(پردہ گرتا ہے)

تیسرا ایکٹ

وہی منظر، وہی کام جیسا کہ پہلے ایکٹ میں تھا۔ زرد لبادے میں ملبوس ایک شخص ننگی تلوار کھینچے دروازہ پر پہرہ دے رہا ہے۔

صورتِ خاص :۔ لعنت ہو ظلم پر۔

جواب :۔ لعنت ہو فاتح پر [تین دفعہ]

[سازشی داخل ہوتے ہیں اور نصف دائرہ کی شکل میں بیٹھ جاتے ہیں]

صدر۔ کونسی ساعت ہے ؟

پہلا سازشی۔ ساعتِ انقلاب۔

صدر۔ دن ؟

دوسرا سازشی۔ یوم الخطر۔

صدر۔ مہینہ ؟

تیسرا سازشی۔ ماہ آزادی۔

صدر۔ ہمارا فرض ؟

چوتھا سازشی۔ اطاعت۔

صدر۔ مقصد ؟

پانچواں سازشی۔ حضرتِ صدر! مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کا کوئی مقصد بھی ہے۔
سازشی۔ جاسوس! جاسوس! نقاب الٹ دو جاسوس کا!
صدر۔ دروازے بند کر دو۔ اس کے سوا باقی سب انقلاب پسند ہیں۔
سازشی۔ نقاب اتار دو! قتل کر دو! قتل کر دو! (نقاب پوش سازشی نقاب
اُتارتا ہے)
پرنس پال!!!
ویرا۔ شیطان! شیروں کے کچھار میں داخل ہونے کے لئے تمہیں کس نے
ترغیب دی؟
سازشی۔ ہلاک کر دو! ہلاک کر دو!
پرنس پال حضرات! تحمل سے کام لیجئے۔ یہ کوئی مہمان نوازی نہیں؟
ویرا۔ مہمان نوازی! خنجر اور پھانسی کے علاوہ تمہارا کس چیز سے استقبال
کیا جا سکتا ہے؟
پرنس پال۔ مجھے علم نہ تھا کہ انقلاب پسند اس قسم کے واقع ہوئے
ہیں۔ یقین مانئے اگر میں اعلیٰ ترین سوسائٹی اور بدترین جاسوسوں کی
مجلس میں داخل نہ ہو سکتا تو روس کا وزیراعظم ہرگز نہ ہوتا۔
ویرا۔ بھیڑیا اپنی فطرت نہیں بدل سکتا۔ سانپ ڈسنا نہیں چھوڑ سکتا۔
مگر بتاؤ تو سہی تمہارے دل میں عوام کی محبت پیدا ہو گئی کیا؟

پرنس پال۔ میرے خدا! ہرگز نہیں مادام! قید خانے کی اندھیری کوٹھڑی سے کمرۂ طعام کی لڑائی بہت بہتر ہے۔ علاوہ بریں مجھے عوام سے سخت نفرت ہے۔ جن سے سخت تعفن آتا ہے، جن کے کپڑے بُو میں بسے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو علی الصباح بیدار ہو کر ایک ہی برتن میں کھانا کھاتے ہیں۔

صدر۔ تو پھر تمہیں ایسے انقلاب سے فائدہ؟

پرنس پال۔ میرے دوست! میرے پاس پھوٹی کوڑی تک بھی نہیں اس پریشان دماغ لڑکے ـــــ نئے زار نے مجھے نکال دیا ہے۔

ویرا۔ سائبیریا۔

پرنس پال۔ نہیں۔ پیرس بھیج رہا ہے۔ میری تمام جائداد ضبط کر لی ہے۔ عہدے اور باورچی سے بھی محروم کر دیا ہے۔ اب میرے پاس صرف لباس ہی لباس ہے۔ میں یہاں انتقام کی خاطر آیا ہوں۔

صدر۔ اس حالت میں تجھے ہم میں شامل ہونے کا حق حاصل ہے۔ ہم بھی انتقام ہی کی خاطر ہر روز جمع ہوتے ہیں۔

پرنس پال۔ آپ کو روپیہ کی ضرورت تو ہوگی۔ اس قسم کی جماعتوں کو اکثر روپے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یہ لو [کچھ نقدی میز پر رکھ دیتا ہے] آپ لوگوں نے اسقدر جاسوس چھوڑ رکھے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے آپ کو واقعی صحیح

معلومات کی تلاش ہے۔ مجھ سے بہتر باخبر انسان آپ کو ڈھونڈے بھی نہیں ملیگا۔ روس کا ہر قانون میرا ہی مرتب کیا ہوا ہے۔

ویرا۔ صدر! مجھے اس شخص پر اعتبار نہیں۔ یہ روس میں بہت ستم ڈھا چکا ہے۔

پرنس پال۔ مادام! آپ غلطی پر ہیں۔ یقین جانیئے میں آپ کی جماعت میں ایک قابل قدر اضافہ ثابت ہوں گا۔۔۔۔۔ حضرت صدر! اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ آپ میرے لئے مفید ہونگے تو میں ہرگز اپنی جان کو اس خطرہ میں نہ ڈالتا!

صدر۔ ہاں! اگر اس کو جاسوسی ہی کرنی تھی تو وہ خود چل کر یہاں نہ آتا؟

پرنس پال۔ اس صورت میں میں اپنے بہترین دوست کو بھیج دیتا۔

صدر۔ اس کے علاوہ اس معاملہ کے متعلق جو ہم آج رات طے کرنے والے ہیں یہی ایک شخص ہے جو ہمیں اچھی طرح اطلاعات بہم پہنچا سکتا ہے۔

ویرا۔ جیسے آپ کی مرضی۔

بھائیو! کیا آپ کی خواہش ہے کہ پرنس پال کو حلف دلوا کر اپنی جماعت میں داخل کر لیا جائے؟

سا (سب) شامل کر لیا جائے۔

صدر۔ [ہاتھ میں کاغذ اور خنجر پکڑ کر] پرنس پال حلف یا خنجر؟

پرنس پال۔ [زہر خند سے] میں دوسروں کی غارت گری کو اپنی موت پر ترجیح دیتا ہوں۔ [کاغذ پکڑ لیتا ہے]

صدر۔ اگر تم نے ہمیں دھوکا دیا تو یاد رکھو جب تک سر زمین روس میں زہر اور فولاد دستیاب ہو سکتا ہے! جب تک مرد وار کر سکتے ہیں۔ اور جب تک عورت دغا دے سکتی ہے تم ہمارے انتقام سے بچ نہیں سکتے۔ انقلاب پسند اپنے دوستوں کو بھولا نہیں کرتے اور نہ اپنے دشمنوں کو معاف کیا کرتے ہیں!

پرنس پال۔ مجھے معلوم نہ تھا آپ لوگ اسقدر مہذب ہیں۔

ویرا۔ [کمرے میں ادھر اُدھر ٹہلتے ہوئے] وہ ابھی تک کیوں نہیں آیا؟ وہ تاج شاہی کو ہرگز پسند نہ کرے گا ——— میں اُسے خوب جانتی ہوں۔

صدر۔ دستخط کرو (پرنس پال دستخط کرتا ہے) تم کہہ رہے تھے ہمارا کوئی مقصد نہیں۔ اب اسے پڑھو۔

ویرا۔ صدر! تم بہت خطرناک کھیل کھیل رہے ہو ——— آخر ہمیں اس شخص سے فائدہ؟

صدر۔ ہم اس سے کام لے سکتے ہیں۔

ویرا۔ پھر؟

صدر۔ پھانسی!

پرنس پال۔ [پڑھتا ہے] "حقوق انسانی" پرانے زمانہ میں لوگوں کو اپنے حقوق ہی سے غرض تھی۔ مگر اب ہر نوزائیدہ منہ میں اپنے سے کچھ بڑا اشتراکی حقوق کا انگوٹھا لئے پیدا ہوتا ہے۔ قدرت ایک وسیع کارخانہ ہے۔ مندر نہیں۔ اس لئے ہم محنت و مشقت کے لئے جائز حقوق طلب کرتے ہیں۔" اس صورت میں تو میں اپنے حقوق سے باز آیا

ویرا۔ [کچھ دور ٹہل رہی ہے] آہ! وہ پھر نہیں آئے گا کیا؟ — کبھی نہیں؟

پرنس پال۔ وہ خاندان کا خاندان جو جماعتوں کے معاشری و ملی الحاق کے خلاف ہو کچل دیا جائے۔ صدر! میں اس سے سو فیصدی متفق ہوں۔ خاندان بہت تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔ خاص کر اس وقت جب آدمی شادی شدہ نہ ہو [دروازہ پر تین دفعہ دستک]

ویرا۔ آخر کار الیکسز آگیا!

صورت خاص لعنت ہو ظلم پر۔

جواب۔ لعنت ہو فاتح پر۔

[مچل داخل ہوتا ہے]

صدر۔ مچل! قاتل شہنشاہ!! بھائیو! ہمیں اس شخص کا احترام کرنا چاہئے جس کے ہاتھوں نے ایک شہنشاہ کو کم کر دیا ہے۔

ویرا۔ [اپنے آپ سے] ابھی وقت ہے وہ ضرور آئیگا!

صدر۔ مچل! تو نے روس کو بچا لیا۔

مچل۔ ہاں! ظالم کی موت کے بعد روس صرف چند لمحات آزادی کے سانس لے سکا۔ مگر اب آفتاب آزادی صبح کاذب کی فریب دِہ روشنی کی طرح پھر غروب ہو گیا ہے۔

صدر۔ ظلم کی اندھیری رات ابھی روس سے نہیں گئی۔

مچل۔ [خنجر نکالتے ہوئے] صرف ایک ضرب اور ــــــ پھر مکمل آزادی یقینی ہے۔

ویرا۔ [اپنے آپ سے] ایک ضرب اور؟ کیا کہہ رہا ہے؟ آہ! ناممکن! دیگر وہ ہمارے درمیان کیوں موجود نہیں؟ الیکسز!! الیکسز!! تم کیوں نہیں آئے؟

صدر۔ مچل! تم کس طرح بچ نکلے؟ افواہ تو یہ تھی کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا ہے

مچل۔ میں شاہی محافظ کے بھیس میں تھا۔ پہرہ دار کرنل نے جو ہماری جماعت سے ہے مجھے اندر داخل ہو جانے دیا۔ اور اس سے پیشتر کہ محلات کے دروازے بند ہو جائیں۔ گھوڑے پر سوار ہو کر منزل مقصود پر پہنچ گیا

صدر۔ اس کا بالکونی پر آنا بھی خوب اتفاق تھا۔

مچل۔ اتفاق! کیسی مہمل چیز ہے۔ یہ خدا کا اشارہ تھا جلسے وہاں پر کشاں

کشاں لے آیا۔

صدر۔ مگر اتنے روز کہاں رہے؟

مچل۔ پادری نکولس کے ہاں چھپا رہا

صدر۔ نکولس ایماندار شخص ہے۔

مچل۔ ایک پادری ہو کر ایماندار ——— میں اب یہاں ایک غدار کو موت کے گھاٹ اتارنے آیا ہوں۔

ویرا۔ (اپنے آپ سے) آہ! میرے خدا کیا وہ کبھی نہ آئے گا؟ الیکسز کیوں نہیں آئے؟ تم غدار نہیں بن سکتے!!

مچل (پرنس پال کو دیکھ کر) پرنس پال یہاں؟ اپنے خون کی قسم خوب شکار پھانسا! یہ گرفتاری ضرور ویرا ہی کے ہاتھوں عمل میں آئی ہے زہریلے سانپ کو پکڑنا اسی کا کام ہے۔

صدر۔ پرنس پال نے ابھی ابھی حلف اٹھایا ہے۔

ویرا۔ الیکسز ——— زار نے اسے جلاوطن کر دیا ہے۔

مچل۔ صریحاً دھوکہ! خیر پرنس پال کے لئے ہم اپنی خوفناک حکومت میں کوئی نہ کوئی ملازمت تلاش کر لینگے۔ اس عرصہ تک خونیں کاموں میں اس نے اچھی خاصی مہارت حاصل کر لی ہے۔

پرنس پال۔ (مچل کے پاس جا کر) نشانہ خوب تھا میرے رفیق!

مچل۔ بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت کے وحشی ریچھوں پر نشانہ کی مشق کرتا رہا ہوں۔

پرنس پال۔ کیا میری شکار گاہوں کے محافظ بیوقوف تھے ـــــ سوئے رہتے تھے؟

مچل۔ نہیں پرنس! میں بھی انہی محافظوں میں سے ایک ہوں۔ مگر آپ کی طرح ہر اُس چیز پر، جو میری نگرانی میں چھوڑی جائے ڈاکہ ڈالا کرتا ہوں۔

صدر۔ یہاں کی فضا تمہارے لئے بالکل نئی ہے پرنس! یہاں ہر شخص راست گوئی سے کام لیتا ہے۔

پرنس پال۔ اس قسم کی راست گوئی عموماً اصل مطلب سے دور لے جایا کرتی ہے۔ یہاں تو خیالات کا عجیب انتشار ہے صدر! ـــــ ایک قسم کی خودنمائی ہے میرے خیال میں:

صدر۔ مگر مجھے اُمید ہے کہ تم نے یہاں اپنے دوستوں کو پہچان لیا ہو گا

پرنس پال۔ کسی حد تک (علامت ہیں دماغ کی بہت کم فرسودہ محسوس ہوا کرتی ہے)

صدر۔ پھر تم یہاں کس لئے آئے۔

پرنس پال۔ میں؟ ـــــ جب وزارت حاصل کرنے کی کوئی اُمید نہیں تو انقلاب پسند بننے کے علاوہ اور چارہ ہی کیا ہے۔

ویرا۔ اللہ! کیا وہ کبھی نہ آئے گا؟ وقت گزر چکا ہے۔ مگر وہ ابھی تک نہیں آیا۔

مچل [علیحدہ ہوکر] صدر، آپ کو معلوم ہے ہمیں کیا کرنا ہے؟ وہ ایک اناڑی شکاری ہوگا جو بھیڑیئے کو ہلاک کرنے کے بعد اُس کے بچے کو انتقام لینے کے لئے زندہ رہنے دے۔ بتایئے اب اس چھوکرے کا کیا کیا جائے۔ فیصلہ آج ہی کی رات ہونا چاہئے۔ وہ کل تک عوام کو اصلاحات کا کھلونا دے کر رام کر لیگا۔ اور اس طرح ہماری جمہوری حکومت دھری کی دھری رہ جائے گی۔

پرنس پال۔ بالکل درست!! اچھے بادشاہ ہمیشہ جمہوری حکومت کے دشمن ہوتے ہیں۔ اور جب اُس نے میری جلاوطنی سے پہل شروع کی ہے تو آپ کو سمجھ لینا چاہئے وہ عوام کی نظروں میں ہمدرد بننا چاہتا ہے۔

مچل۔ مجھے ہمدرد بادشاہ ایک آنکھ نہیں بھاتے —— روس کو اگر ضرورت ہے تو جمہوری حکومت کی۔

پرنس پال۔ حضرات! میں اپنے ساتھ دو کاغذات لایا ہوں۔ شاید وہ آپ کے لئے دلچسپ ہوں۔ ان میں سے ایک وہ اعلان ہے جو موجودہ زار صبح شائع کرنے والا ہے۔ دوسرا اس محل کا نقشہ ہے جس میں وہ آج رات سوئے گا [کاغذ دیتا ہے]

ویرا۔ [اپنے آپ سے] میں ان کی گفتگو میں حصہ لینے کی جرأت نہیں کر سکتی

آہ! کاش الیکسز آ گیا ہوتا۔

صدر۔ پرنس! یہ بہت مفید اطلاعات ہیں۔ مچل! تم درست کہہ رہے تھے۔ فیصلہ آج ہی کی رات ہونا چاہئے ـــ پڑھو تو انہیں؟

مچل۔ آہ! گرسنہ قوم کے لئے روٹی کا ایک پھینکا ہوا ٹکڑا! لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے جھوٹ! [کاغذ پھاڑ دیتا ہے] فیصلہ آج ہی رات ہوگا! مجھے اس پر اعتبار نہیں۔ اگر اسے عوام سے محبت ہوتی تو اس کا سر یہ تاج ہرگز قبول نہ کرتا ـــ مگر بتایئے تو اس تک رسائی کیونکر ہو۔

پرنس پال۔ بازار والے خفیہ دروازے کی چابی! [چابی دے دیتا ہے]

صدر۔ ہم تمہارے ممنون احسان ہیں پرنس!

پرنس پال [مسکرا کر] انقلاب پسند ہمیشہ مقروض و ممنون رہے ہیں۔

مچل۔ ہاں! اگر اب ہم قرض معہ سود ادا تو کر رہے ہیں۔ دو شہنشاہ ایک ہفتہ میں اب ترازو کے پلڑے مساوی ہو جائیں گے۔ میں نے وزیر اعظم کو بھی تول دیا ہوتا۔ اگر تم ہم میں شامل نہ ہوتے۔

پرنس پال۔ آہ! آپ کے ایسا کہنے سے میری ملاقات کی رنگینیاں کافور ہوئی جا رہی ہیں۔ میں تو اپنے خیال میں سر ہتھیلی پر رکھ کر آیا تھا۔ مگر آپ فرما رہے ہیں کہ میرا سر محفوظ ہے ـــ موجودہ صورت میں رونا آتا ہے

خواب دیکھنا فضول ہیں!

مچل۔ سرکو تن سے جدا ہوتے دیکھنا کوئی رومان نہیں پرنس پال!

پرنس پال۔ مگر بعض اوقات اسے پاس رکھنا بھی گراں معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہی چیز کبھی آپکو محسوس نہیں ہوئی۔ [گھڑی کچھ بجاتی ہے]

ویرا [کرسی پر گرتے ہوئے] آہ! وقت گذر چکا ـــــــ وقت گذر چکا!!

مچل [صدر سے] کل تک بہت دیر ہو جائے گی۔

صدر۔ بھائیو! مقررہ ساعت ختم ہو چکی۔ ہم میں سے کون غیر حاضر ہے؟

سازشی۔ الیکسز! الیکسز!!

صدر۔ مچل! ساتواں قانون پڑھو۔

مچل۔ جب کوئی بھائی اطلاع پہنچنے پر حاضر نہ ہو تو صدر دریافت کرے گا کہ آیا اس شخص کے خلاف کوئی الزام تو نہیں؟"

صدر۔ ہمارے بھائی الیکسز کے خلاف کوئی الزام؟

سازشی۔ وہ ناجیوش ہے۔

صدر۔ مچل! [مچل کو ایک سرخ جلد والی کتاب دیتے ہوئے] آئین انقلاب کی دفعہ سات دیکھو

مچل۔ ہر اُس شخص کے لئے جو اپنے سر پر تاج پہنے سزائے موت ہے!

صدر۔ بھائیو! بتاؤ کیا الیکسز مجرم ہے یا نہیں؟

سب سازشی - مجرم ہے!

صدر - اس کی سزا؟

سب سازشی - موت!

صدر - قرعہ کے لئے پرچیاں تیار کراؤ ــــــ یہ فیصلہ آج ہی کی رات ہوگا۔

پرنس پال - یہ تو بہت دلچسپ ہے - میں تو سمجھا تھا کہ سازشیں بھی عدالت کی طرح بے جان ہوتی ہیں۔

پروفیسر مارفا - نشانہ لگانے کی نسبت مجھے پرچیاں لکھنے سے زیادہ اُنس ہے مگر . . . . . پھر بھی بادشاہ کے قاتل کو تاریخ میں نمایاں جگہ حاصل ہوا کرتی ہے۔

میچل - اگر تمہارا پستول تمہارے قلم ہی کی طرح بے ضرر ہے تو اس نوجوان عالم کی عمر بہت لمبی ہوگی۔

پرنس پال - پروفیسر! آپ کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اگر آپ گرفتار کر لئے گئے (جو یقینی امر ہے) اور آپ کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا (جس میں کوئی شک نہیں) تو آپ کے مقالے پڑھنے کے لئے کوئی شخص موجود نہ ہوگا۔

صدر - بھائیو! کیا سب تیار ہو؟

ویرا (کھڑی ہو کر) ابھی نہیں! ابھی نہیں! مجھے کچھ کہنا ہے:ـــ

مجل [ایک طرف ہوکر] خاموش ہوا اس پر! مجھے پہلے ہی علم تھا کہ یہ نوبت ضرور آئے گی۔

ویرا۔ یہ لڑکا ہمارا بھائی رہا ہے! یہاں آنے کی خاطر ہر روز اپنی جان خطرے میں ڈالتا رہا ـــــ ہر روز جبکہ شہر کے گلی کوچے جاسوسوں سے بھرے پڑے تھے، کوئی گھر غدّار سے خالی نہ تھا۔ آپ کو خیال کرنا چاہیئے کہ شاہی گود میں پلے ہوئے بچّے نے ہمارے ساتھ اتنے روز بسر کئے ہیں۔

صدر۔ ہاں! ایک غلط نام بتا کر وہ شروع ہی سے ہمارے ساتھ جھوٹ بولتا رہا اور اب بھی بول رہا ہے۔

ویرا۔ میں حلفیہ کہتی ہوں وہ راست گو ہے۔ یہاں کون ایسا شخص موجود ہے جس کی زندگی اُس کی شرمندۂ احسان نہیں۔ جب اُس رات شکاری کتے ہماری بُو سونگھ رہے تھے تو ہمیں گرفتاری، اذیت، ٹکٹکی اور موت کے مُنہ سے کس نے بچایا؟ ـــــ اُس نے جس کی ہلاکت کے منصوبے تم باندھ رہے ہو۔

مجل۔ ظالموں کو موت کے گھاٹ اُتارنا ہمارا فرض ہے۔

ویرا۔ ظالم نہیں۔ میں اُسے خوب جانتی ہوں۔ وہ عوام سے محبت کرتا ہے

صدر۔ ہم بھی اُسے جانتے ہیں ـــــ وہ غدّار ہے۔

ویرا۔ غدار! آج سے تین روز پہلے وہ تم سب کو دھوکہ دے سکتا تھا۔ اس وقت پھانسی کا پھندہ تمہارا انجام ہوتا۔ مگر اُس نے تم سب کو تمہاری زندگیاں واپس بخش دیں۔ تھوڑا عرصہ صبر کرو! ——— ایک ہفتہ ——— ایک مہینہ چند روز ابھی کوئی فیصلہ مرتب نہ کرو۔ آہ میرے خدا۔ ابھی نہیں؟

سازشی [خنجر ہلاتے ہوئے] آج رات ہی! آج رات ہی!

ویرا۔ خاموش! آستین کے سانپو! خاموش!!

مچل۔ کیا ہم غارتگر نہیں ؟ کیا ہم اپنے حلف پر قائم نہ رہیں؟

ویرا۔ تمہارا حلف! تمہارا حلف!! ہوس کے غلامو! تم میں سے ہر ایک کا ہاتھ اپنے ہمسائے کی دولت پر بڑھ رہا ہے۔ ہر ایک کا دل غارتگری اور تباہ کاری پر تُلا ہوا ہے۔ تم میں سے وہ کون ہے جس کے سر پر اگر تاج رکھ دیا جائے اور وہ اپنی سلطنت لوگوں کے قدموں پر پھینک دے۔ اہلِ روس ابھی جمہوری حکومت کے قابل نہیں۔

صدر۔ ہر ایک قوم جمہوری حکومت کی اہل ہے۔

مچل۔ یہ لڑکا ظالم ہے۔

ویرا۔ ظالم! کیا اس نے اپنے بدکردار مشیروں کو باہر نہیں نکال دیا؟ یہ ——— [پرنس پال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے] اس کے باپ کے دربار کا منحوس

کو اا اپنے پر اور پنجے کترواکر اب انتقام کے لئے ہمارے پاس لائیں کانپتی کرتا آتا ہے ـــ آہ! رحم کرو!! اسے صرف ایک ہفتہ اور زندگی کی مہلت دو!!

صدر۔ ویرا اور بادشاہ کی سفارش کرے؟

ویرا (فخر سے) میں بادشاہ کے لئے نہیں بلکہ ایک بھائی کے لئے التجا کر رہی ہوں۔

مچل۔ اپنے حلف سے پھر جانے والے غدار کے لئے، ایک بزدل کے لئے جسے چاہیئے تھا کہ وہ تاج شاہی ٹھکرا دیتا۔ نہیں! ویرا نہیں! مردوں میں ابھی شجاعت مردہ نہیں ہوئی اور نہ اس بد نماز مین نے بہادر بچے پیدا کرنے بند کر دئے ہیں، روس میں کوئی نابہوش کتا اپنی زندگی سے خدائی فضا کو مکدر نہ کرے گا۔

صدر۔ تم نے ایک دفعہ ہمیں امتحان کے لئے کہا تھا۔ مگر اب تم اُس امتحان میں پوری نہیں اُتریں۔

مچل۔ ویرا! یہ اندھا نہیں۔ مجھے تمہارا راز معلوم ہے۔ تمہیں اس لڑکے سے محبت ہے ـــ اس خوبصورت چہرہ۔ گھنگھریالے بال اور نازک ہاتھوں والے نوجوان شہزادہ سے۔ بیوقوف! دروغگو کی تسکین! کیا تجھے معلوم ہے وہ تجھ سے کیا سلوک کرتا۔ وہی جس کی نسبت تو سمجھ رہی

ہے کہ وہ تجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھے اپنی ملک بنا لیتا، اپنی خواہش
کے مطابق تیرے جسم سے حظ اُٹھا لیتا مگر جب اُس کا جی تجھ سے بھر جاتا
جاتا تو تجھے پرے پھینک دیتا ــــ تجھے ــــ آزادی کی پجارن
آتشِ انقلاب مشعلِ حرّیت۔ تجھے!

ویرا۔ میرے ساتھ وہ کچھ سلوک کرتا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ مگر کم از
کم عوام کے لئے وہ ضرور صدق دل ثابت ہوگا ــــ وہ اُن سے
محبت کرتا ہے ــــ کم از کم آزادی کا پرستار ضرور ہے۔

صدر۔ تو آزادی کا یہ پرستار اُس وقت سر پہ تاج رکھیگا جب ہم فاقوں
مر رہے ہوں گے؟ اپنی فیوس زبان سے پڑھائے گا، باپ کی طرح
وعدہ وعید سے دھوکہ دے گا؟ جھوٹ بولے گا، جیسے اس کے آباو
اجداد بولتے رہے؟

میخل۔ اور تم جس کے نام نے ہر ایک بادشاہ کو عمر بھر لرزاں رکھا۔ تم ویرا۔ تم
آزادی سے ایک محبت کرنے والے کی خاطر ناآشنا ہو جاؤ گی۔ ایک
نکمے عاشق کے لئے عوام کو چھوڑ دو گی!!

سازشی۔ غدّار! ــــ قرعہ اندازی ہو قرعہ اندازی!

ویرا۔ میخل! تم غلط کہہ رہے ہو۔ میں اُس سے محبت نہیں کرتی وہ مجھ سے محبت
نہیں کرتا۔

مچل۔ تو اس سے محبت نہیں کرتی تو پھر کیا اُسے موت کے گھاٹ نہیں اُتارنا چاہتے؟

ویرا۔ [مٹھیاں بھینچتے ہوئے کچھ کوشش سے] ہاں! یہ درست ہے۔ اسے ضرور مرنا چاہیئے۔ وہ حلف توڑنے کا مرتکب ہوا ہے۔ یورپ میں کوئی تاجپوش انسان نہ رہنے پائے گا۔ کیا میں اس کی قسم نہیں لے چکی؟ ہماری نئی جمہوری کو مضبوط بننے کے لئے بادشاہوں کے خون کی ضرورت ہے۔ وہ اپنا عہد توڑ چکا ہے۔ اُسے باپ ہی کی موت مرنا چاہیئے۔ مگر آج رات نہیں! روس جو صدیوں تکالیف سہتا رہا آزادی کے لئے ایک اور انتظار کر سکتا ہے۔ اُسے صرف ایک ہفتہ کی مہلت دو۔

صدر۔ ہم تمہاری بات سننے کو تیار نہیں۔ جاؤ۔ اُس لڑکے کے پاس چلی جاؤ جس سے تم محبت کر رہی ہو۔

مچل۔ وہ مجھے تمہاری آغوش ہی میں کیوں نہ ملے مگر میں اُس کے قتل کرنے سے پھر بھی باز نہ رہونگا۔

سازشی۔ آج رات! آج ہی رات!!

مچل۔ [ہاتھ اُٹھاکر] ٹھہریئے! مجھے کچھ کہنا ہے [ویرا کے پاس جا کر بہت آہستہ گفتگو کرتا ہے] ویرا کیا تم اپنے بھائی کو بھول گئی ہو؟ [اس کا اثر

دیکھنے کے لئے کچھ دیر ٹھہرتا ہے۔ ویرا چونک پڑتی ہے] کیا تم وہ
محاوزہ وہ چہرہ، پے درپے اذیتوں سے مُڑے ہوئے نازک اعضا و
طوق و سلاسل جن میں وہ ان دنوں جکڑا ہُوا ہے۔ بھول گئی ہو؟
اُنہوں نے کبھی اسے آزادی کی فضا میں سانس لینے دیا ؟ ایک دفعہ
بھی اس کے ساتھ نرمی سے پیش آئے ؟ [ویرا کرسی پر گر پڑتی ہے]
آہ! وہ وقت بھی تھا جب تو آزادی اور انتقام کے متعلق پورے جوش کا
اظہار کیا کرتی تھی۔ جب تو نے ماسکو آنے کا ارادہ کیا تو تیرے باپ نے
اپنی تنہائی اور بے بسی کا واسطہ دے کر تجھے وہاں جانے سے روکا۔ اس
کی دلخراش چیخ اب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ مگر کسی ٹھوس
چٹان کی طرح تجھ پر اس آہ و بُکا کا کوئی اثر نہ ہُوا۔ تو اپنے باپ سے
اسی رات جُدا ہوگئی۔ اور وہ تیری جُدائی کی تاب نہ لا کر تین ہفتے بعد
گُھل گُھل کر مر گیا۔ تو نے مجھے ماسکو آنے کے لئے کہا۔ میں آ گیا۔ اس
لئے کہ میں تیری محبت میں گرفتار تھا۔ مگر تو نے جلد ہی مجھے اس سے
آزاد کر دیا۔ انسانیت، احساسات، رحم، غرض جو بھی نازک جذبات میرے
دل میں موجود تھے۔ فصلوں کو چاٹنے والے کیڑے کی طرح فنا کر دیئے اور مجھ کو
طاعون کی طرح تباہ کر دیئے۔ میرے سینے سے محبت کو اس طرح نکال کر
تو نے میرے ہاتھوں کو لوہے اور دل کو پتھر سے آشنا کر دیا۔ آزادی

اور انتقام کی تعلیم دی ـــــ میں نے یہ سب کچھ کیا مگر تم ـــــ
ہاں بتاؤ تم نے کیا کیا؟

ویرا۔ قرعہ اندازی ہو [سازشی نعرہ ہائے تحسین بلند کرتے ہیں]

پرنس پال۔ (اپنے آپ سے) گرانڈ ڈیوک کی تخت نشینی میں اب کوئی شک شبہ نہیں میری زیر ہدایت وہ اچھا بادشاہ بن سکتا ہے۔

میچل۔ ویرا! اب تو ہوش میں ہو؟

ویرا۔ [درمیان میں کھڑی ہوکر] قرعہ اندازی! کہہ رہی ہوں قرعہ اندازی۔ اب مجھ میں عورت کا دل نہیں۔ لہو کے ہر قطرہ میں جذبۂ انتقام جاگ رہا ہے۔ دل فولاد کی مانند سرد ہے۔ ہاتھ پہلے سے کچھ زیادہ خطرناک ہیں صحراؤں اور زندہ قبرستانوں سے اسیر بھائیوں کی صدا مجھے آزادی کے لئے آخری ضرب کا پیغام دے رہی ہے ـــــ قرعہ اندازی ہو! ابھی قرعہ اندازی ہو!!

صدر۔ سب تیار رہو؟ میچل بادشاہ کا قاتل ہونے کی حیثیت سے پہلا کاغذ تمہیں کو اٹھانا چاہئے۔

ویرا۔ مجھے دو! مجھے دو!! [سب سازشی ایک انسانی کھوپڑی کے بنے ہوئے پیالے سے کاغذ اٹھاتے ہیں]

صدر۔ اپنا اپنا کاغذ کھول دو۔

ویرا۔ (کاغذ کھولتے ہوئے) تو وہ میرے نام ہے ۔ خونیں نشان اسی کاغذ پر ثبت ہے ۔ مشتری! میرے بھائی تمہارا انتقام اب لیا جائیگا!

صدر۔ بادشاہ کا قتل اب تمہارے سپرد ہے ــــ بولو خنجر یا زہر؟ [خنجر اور زہر کی شیشی پیش کرتا ہے]

ویرا۔ میرے ہاتھ خنجر کے لئے زیادہ موزوں ہیں ــــ یہ کبھی دھوکہ نہیں دیتے [خنجر پکڑ لیتی ہے] یہ خنجر اُس کے دل میں گھونپ دونگی۔ اس لئے کہ اُس نے میرا دل زخمی کیا۔ غدار! جو ایک روپہلی چیتھڑے بھڑکیلی پوشاک اور نکمی چیز کے لئے ہمیں دھوکہ دیا گیا! کل وہ دست کہتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور نہ عوام سے۔ اگر میرے بطن سے ایسا لڑکا پیدا ہوتا تو میں اپنی چھاتیوں کو مسموم کر دیتی کہ وہ غدار اور بادشاہ نہ بننے پائے۔ [پرنس پال صدر سے سرگوشی میں بات کرتا ہے]

پرنس پال! یہ سب سے بہترین طریق ہے۔ ویرا زار آج رات اپنے کمرے میں سوئے گا۔ جو محل کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔ یہ لو بازار والے خفیہ دروازے کی چابی۔ محافظوں کی صورتِ خاص تمہیں بتلادی جائیگی۔ اس کے خاص ملازموں کو زہر پلادیں گے بس! تمہارے لئے میدان صاف ہوگا۔

ویرا۔ خوب! میرا وار خطا نہ جائے گا۔

صدر۔ شاہی محل کے باہر ہم تمہارا انتظار کرینگے۔ جونہی گرجا گھڑی بارہ بجائے

ہمیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ وہ کتا مر چکا ہے۔

ویرا۔ آپ لوگوں کو کس طرح معلوم ہو۔

صدر۔ خون آلود خنجر کھڑکی سے باہر پھینک دینا۔

مچل۔ غدار کے خون میں شرابور!

صدر۔ اگر ہمیں یہ نشان نہ ملا تو ہم سمجھ لیں گے کہ تم گرفتار کرلی گئی ہو۔ تب ہم دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو جائیں گے اور تمہیں محافظوں کی گرفت سے چھڑا لائیں گے۔

مچل۔ اور اسے وہیں قتل کر دیں گے۔

صدر۔ مچل! کیا تم ہماری رہنمائی کرو گے؟

مچل۔ کیوں نہیں! ویرا دیکھنا کہیں ہاتھ نہ لرز جائے!

ویرا۔ بیوقوف اپنے دشمن کو ہلاک کرنا بھی کوئی مشکل بات ہے؟

پرنس پال۔ [ایک طرف ہو کر] یہ نویں سازش ہے جس میں شریک ہو رہا ہوں ان میں عام طور پر سازشیوں کو سائبیریا اور مجھے کوئی نیا اعزاز ملتا رہا۔

مچل۔ یہ تمہاری آخری سازش ہوگی۔

صدر۔ تو پھر ہم بارہ بجے خونی خنجر کے منتظر ہوں گے!

ویرا۔ ہاں! کاذب کے خون میں رنگا ہوا ـــــ میں اپنے وعدہ کو نہ بھولونگی۔

[سٹیج کے درمیان کھڑی ہو کر] اپنی فطرت کی ہلاکت حسن و عشق سے بیگانگی اور ازدواجی زندگی سے پرہیز، رحم و عفو سے ناآشنائی یہی حلف ہے ـــ

اسی حلف پر عمل ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے آج میرے جسم میں کسی خوفناک قاتلہ کی رُوح حلول کر گئی ہے۔ میں لوحِ دنیا پہ اپنا نام کھود کر دُنیا کی بہادر عورتوں کی فہرست میں داخل ہو جاؤنگی۔ ہاں جذبۂ انتقام میری رگ رگ میں کروٹیں لے رہا ہے۔ جس نے عورت کے نازک ہاتھوں کو قوی بنا دیا ہے۔ خواہ تبسّم اس کے ہونٹوں پر کھیل رہا ہو میرا ہاتھ ہرگز نہ کانپے گا۔ خواہ وہ محوِ خواب ہی کیوں نہ ہو میرا وار خطا نہ جائے گا۔ میرے بھائی زندان کی چار دیواری میں خوشی کے قہقہے بلند کرو کہ آج رات یہ نیا نویلا زار رنگے ہوئے جسم سے دوزخ میں داخل ہو کر اپنے باپ سے ہمکنار ہو جائے گا۔ ہاں یہ زار غدّار، کاذب، پیمانِ وفا سے منحرف، مجھ سے دھوکہ کرنے والا۔ انسان، سر پر تاج رکھنے والا محبّ وطن روپہلی سکّوں کی خاطر ہمیں بیچ دینے والا مکّار سامتی [اور جوش میں آکر] تیرا لباس اُن شخصوں کے خون سے رنگا ہے، جو تیرا گیت گاتے ہوئے اس جہان سے رخصت ہو گئے۔ عوام کی شکستہ قبریں تیرا تخت۔ کانٹوں سے بنا ہُوا تاج تیرے سر کی زینت ہے۔ مادرِ مصلوب! تیرے داہنے ہاتھ میں ظالم اور بائیں ہاتھ میں قاہر نے کیل ٹھونک رکھے ہیں تیرے پاؤں آہنی ہتھوڑوں سے کچلے جا رہے ہیں۔ جب تو نے پیاس بجھانے کے لئے پادریوں سے پانی طلب کیا تو تجھے زہر آلود پیالہ پیش کیا گیا۔ تیرے پہلو میں تلوار گھونپ دی گئی۔ وہ تیرے فیز نم غم پر قہقہہ

لگاتے رہے۔ اب اے آزادی! میں تیری قربانگاہ پر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کر رہی ہوں [خنجر لہراتے ہوئے] اب وقت قریب ہے، تیرے مقدس زخموں کی قسم! روس ضرور آزاد ہوگا۔

[پردہ گرتا ہے]

چوتھا ایکٹ

منظر:- زار کا خاص کمرہ۔ پشت پر ایک بڑی کھڑکی جس پر پردے لٹک رہے ہیں
حاضرین:- پرنس پیٹروَوِخ، بیرن راف، مارکوئس ڈی پاؤف رارڈ، کاؤنٹ روَوالوف

پرنس پیٹروِوخ۔ نوجوان زار کی ابتدا خوب معلوم ہوتی ہے
بیرن راف۔ [شانے ہلاکر] تمام جوان زاروں کی اسی طرح ابتدا ہوا کرتی ہے۔
کاؤنٹ روَوالوف۔ اور انجام بدتر!
مارکوئس ڈی پاپی۔ مجھے کوئی شکایت نہیں اُس نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔
پیٹروِوخ۔ شاید آپ کو آرک اینگل نہیں بھیجا جا رہا۔
مارکوئس۔ جی ہاں! میری زندگی ایک لمحہ کے لئے بھی محفوظ نہ ہوتی

[جنرل کوطمکن داخل ہوتا ہے]

بیرن راف ۔ جنرل ہمارے رومان پسند شہنشاہ کے متعلق کوئی خبر؟

جنرل کوطمکن ۔ لاریب وہ رومان پسند ہے۔ سات روز پہلے میں نے اُسے ایکٹروں کی جماعت میں مصروف تماشا دیکھا اور آج اس فکر میں ہے کہ سائبیریا کے تمام قیدی جنہیں وہ سیاسی قیدی تصور کئے ہوئے ہے رہا کر دیئے جائیں ۔

پیٹرووخ ۔ سیاسی قیدی؟ ان میں سے نصف تو قاتلوں سے کچھ کم نہیں ۔

کاونٹ ، روالوف ۔ مگر ان کی رومان پسندی حد سے تجاوز کر گئی ہے۔ کل مجھ سے کہنے لگے کہ نمک کی اجارہ داری ترک کر دینی چاہئے۔ کیونکہ عوام کے لئے سستا نمک مہیا کرنا ہمارا فرض ہے ۔

مارکوئس ڈی ۔ پی ۔ یہ کچھ بھی نہیں ۔ آپ نے تو شاہی دعوتیں اس لئے ترک کر دی ہیں کہ جنوبی صوبجات قحط کے شکار ہو رہے ہیں

[زار چپکے سے داخل ہوتا ہے اور ان کی گفتگو سنتا ہے]

پیٹرووخ ۔ عوام میں جسقدر زیادہ افلاس ہوگا اُسیقدر بہتر ہے۔ افلاس نفس کشی کے لئے بہترین سبق خیال کیا گیا ہے ۔

بیرن راف ۔ مجھے علم ہے ۔

جنرل کوطمکن ۔ ان دنوں وہ پارلیمنٹ بنانے کی فکر میں ہے جس میں عوام کے

مندوبین شامل ہوا کریں گے۔

بیرن راف۔ گویا اس سے قبل بازاروں میں کافی شور نہ تھا خیر ہم ان لوگوں کو ایک علیحدہ کمرہ دیں گے۔ حضرات! مگر ابھی اس سے بد حالات کا امکان ہے۔ وہ دولت عامہ کے شعبے میں مکمل تبدیلی کا خواہاں ہے۔ اس کے خیال میں عوام پر محاصل کا ناقابل برداشت بوجھ ہے۔

مارکوئس۔ ڈی۔ پی۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ آخر عوام ہیں کس لئے۔ اگر ان سے روپیہ نہ حاصل کیا جائے؟ ٹیکسوں کے ذکر سے مجھے دفعتاً خیال آگیا کہ میری بیوی ہیرے کا نیا کنگن خریدنا چاہتی ہے۔ اس لئے کیا ہی اچھا ہو اگر آپ چالیس ہزار روبل کا کل تک بندوبست کر دیں۔

کاؤنٹ رووِلاف۔[بیرن راف کے کان میں] اسی قسم کا کنگن جو پچھلے ہفتے پرنس پال نے اسے دیا تھا:

پرنس پیٹرووِخ۔ مجھے بھی ساٹھ ہزار روبل کی اشد ضرورت ہے۔ میرا لڑکا آجکل بہت مقروض ہے۔

بیرن راف۔ باپ کے نقش قدم پر چلنے والا بیٹا!

جنرل کوٹمکن۔ آپ کو تو روپیہ ملتا ہی رہتا ہے۔ اگر مجھے مقرّرہ رقم سے ایک کوڑی زیادہ نہیں ملتی۔ کسقدر مصیبت ہے! میرے بھتیجے کی عنقریب شادی ہونے والی ہے۔ اور مجھے شادی کے جملہ اخراجات کا انتظام کرنا ہے۔

پرنس پیٹرووخ۔ تمہارا لڑکا تو کمل ترک ہے۔
جنرل کوطمکن۔ خیر کچھ بھی ہو شادی کے اخراجات ضرور بہم پہنچنے چاہئیں۔
کاؤنٹ رووالاف۔ میں شہری زندگی سے تنگ آگیا ہوں اور اب خیال ہے کہ گاؤں میں کوئی مکان مل جائے۔
مارکوئس۔ڈی۔پی۔ میں دیہاتی زندگی سے اُکتا گیا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ شہر کی سکونت اختیار کی جائے۔
بیرن راف۔ حضرات! ایسے خیالات بالکل مہمل ہیں۔
پرنس پیٹرووخ۔ مگر میرے بیٹے کا قرض؟
جنرل کوطمکن۔ میرے بھتیجے کی شادی؟
مارکوئس ڈی۔پی۔ شہر میں رہائش کا ارادہ؟
کاؤنٹ رووالاف۔ دیہات میں مکان تعمیر کرنے کی تجویز؟
بیرن راف۔ حضرات! ناممکن۔ روس سے وہ زمانہ گزر گیا۔ اس عہد کا تابوت آج اُٹھنے والا ہے۔
کاؤنٹ رووالاف۔ تو پھر مجھے روز قیامت کا انتظار کرنا چاہئے۔
پرنس پیٹرووخ۔ خیر اب بتلایئے کیا تدبیر عمل میں لائی جائے۔
بیرن راف۔ روس میں جب کبھی زار کے سر پر اصلاحات کا بھوت سوار تھا تو ہم نے کیا کیا؟ — کچھ بھی نہیں: آپ کو معلوم نہیں ہم بساط سلطنت کے

سیاسی مُہرے ہیں۔ خردمند انسان عملی کاموں سے کوئی سروکار نہیں رکھا کرتے۔ روس میں اصلاحات المناک صورت لئے اُٹھا کرتی ہیں۔ مگر نتیجہ ہمیشہ مضحکہ خیز ہوتا ہے۔

کاؤنٹ روولاف۔ کاش پرنس پال یہاں ہوتے! میرے خیال میں یہ لڑکا بہت ناشکرگزار ہے۔ اگر وہ چالاک وزیر بغیر اس کی رضامندی کے اس کی تخت نشینی کا اعلان نہ کرتا۔ تو مجھے یقین ہے۔ اُس نے اپنا تاج کسی کفش دوز کے سر پر رکھدیا ہوتا۔

پرنس پیٹرووخ۔ بیرن! کیا پرنس پال واقعی جلاوطن کردیا گیا؟

بیرن راف۔ واقعی۔

پرنس پیٹرووخ۔ مگر اُس نے شہر چھوڑدیا کیا؟

بیرن راف۔ میرا تو یہی خیال ہے۔ باتوں باتوں میں اُس نے ذکر کیا تھا کہ وہ پیرس جارہا ہے۔

کاؤنٹ روولاف۔ تو پھر وہ رخصت ہوگیا نا!

زار۔ [سامنے آکر] پرنس پال پیرس کیا کئی شہروں کی خاک چھانے گا۔

بیرن راف۔ شیطان!

زار۔ شیطان نہیں یہ خود زار ہے۔ غدّارو! دُنیا میں کوئی بادشاہ ظالم نہ ہوتا اگر تم ایسے غدّاروں کا وجود صفحۂ ہستی سے نابود ہوتا۔ سلطنتیں تم

ایسی ٹھوس چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہو جایا کرتی ہیں۔ ہماری مادرِ وطن روس کو اس قسم کے غیر فطری انسانوں کی ضرورت نہیں۔ اب تم اپنے کئے کی تلافی نہیں کر سکتے۔ وقت گزر چکا ہے۔ قبریں تمہارے ہاتھوں مرے ہوئے انسانوں کو اُگل نہیں سکتیں۔ نہ پھانسی تمہارے ہلاک کردہ شہیدوں کو دوبارہ زندہ کر سکتی ہے۔ میری لعنت یہی ہو گی کہ تم زندہ رہو لیکن اگر تم میں سے کوئی شخص ماسکو دیکھا گیا تو یاد رکھو سر تن سے جدا کر دیا جائیگا۔

بیرن رانف۔ جہاں پناہ اس وقت اپنے باپ کی روایات کو زندہ کر رہے ہیں

زار۔ میں نے تمہیں جلاوطن کر دیا ہے۔ تمہاری جائداد عوام کے حق میں ضبط کر لی ہیں۔ جاؤ! اپنے اعزاز کو ساتھ لئے پھرو۔ بیرن! کیوں روس میں اصلاحات کا انجام ہمیشہ مضحکہ خیز ہوا کرتا ہے نا؟ پرنس پیٹرووچ! تمہیں نفس کشی کے لئے ایک عمدہ موقع مل جائے گا۔ اور بیرن کیا کہہ رہے تھے کہ پایۂ تخت محض گفتار کا مرکز ہو گی —— خیر! ہر اجلاس کی روئیداد تم تک پہنچتی رہے گی۔

بیرن رانف۔ جہاں پناہ! یہ جلاوطنی کی تکلیف کو اور بھی بڑھا دے گی۔

زار۔ ان اوراق کے مطالعہ کے لئے تمہارے پاس کافی وقت ہو گا۔ کیا بھول گئے تم چالاک سیاست دان ہو اور خردمند انسان عملی کاموں سے سروکار نہیں رکھا کرتے۔

پرنس پیٹرووخ۔ جہاں پناہ! یہ سب کچھ مذاق تھا

زار۔ تو میں انہیں بھونڈے مذاقوں کیلئے تمہیں جلاوطن کرتا ہوں۔ جاؤ راستہ پکڑو! اگر تمہیں زندگی درکار ہے تو پہلی گاڑی سے ہی پیرس روانہ ہو جاؤ (وہ کمرے سے چلے جاتے ہیں) شکر ہے روس ان لوگوں کے دامِ فریب سے آزاد ہوا۔ ان گیدڑوں سے جو شیروں کی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں شجاعت نام تک کو بھی نہیں۔ مگر پیشِ نظر عوام کی تباہی و بربادی ہے۔ اگر روس پرنس پال اور ایسے اشخاص کے وجود سے پاک ہوتا تو میرا باپ ایک اچھا بادشاہ ہوتا اور اس طرح موت کے گھاٹ نہ اُتارا جاتا آہ! یہ کسقدر حیرت افزا بات ہے کہ انسانی زندگی کا سب سے بڑا پہلو محض خواب ہوتا ہے۔ کونسل کا اجلاس عوام کی تباہی کیلئے مارشل لا گرفتاری، صحن میں چیخ، گولی کا نشانہ میرے خون آلود ہاتھ اور پھر تاج و تخت۔ بعض اوقات انسان زندگی کی حقیقی روح کے بغیر برسوں زندہ رہتا ہے۔ مگر دفعتاً زندگی کی تمام قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں میں ابھی سوچنے بھی نہ پایا تھا۔ میرے باپ کی دلخراش چیخیں ابھی میرے کانوں ہی میں تھیں کہ میں نے سر پہ تاج اور بدن پر شاہی لباس محسوس کیا اور لوگوں کو اپنے تئیں بادشاہ کہتے پایا۔ اس وقت میں ان سب کو ٹھکرا سکتا تھا۔ وہ سب میرے لئے مہمل اور بیہودہ تھیں۔ مگر اب کیا میں انہیں چھوڑ سکتا ہوں؟ —— آیئے کرنل آیئے [محافظ کرنل داخل ہوتا ہے]

کرنل۔ جہاں پناہ! آج رات کیا صوتِ خاص مقرر فرماتے ہیں؟

زار۔ صوتِ خاص؟

کرنل۔ شاہی محلات کا پہرہ دینے والے محافظ سپاہیوں کیلئے جہاں پناہ!

زار۔ جاؤ! انہیں رخصت کر دو۔ مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں [کرنل چلا جاتا ہے] [زار میز پر پڑے ہوئے تاج کی طرف جاتا ہے] اس نمائشی کھلونے میں ایسی کونسی قوت موجود ہے جو اس کے پہننے والے کو مافوق البشر بنا دیتی ہے؟ ہاتھوں سے دلکش سلطنت کی باگ ڈور تھامنا، بازوؤں کو زمین کی انتہائی وسعتوں تک پھیلانا۔ بے پایاں سمندر کو مسخر کرنا یہ ہے تاجپوشی۔ یہ ہے تاج کا پہننا۔ ڈوس کا حقیر ترین غلام جو عوام سے خراجِ الفت وصول کرے مجھ ایسے تاجپوش سے بدرجہا بہتر ہے۔ تسخیر محبت کی ایک ادنیٰ مثال! اس زریں دنیا کی وسیع سلطنت محبت کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھتی آہ! اس محل میں مقید جاسوسوں کے نرغے میں مجھے ویرا کی کوئی خبر نہیں۔ آج سے تین روز پہلے اس خوفناک حادثہ کے بعد جب میں نے اپنے تئیں اس وسیع خرابہ کا مالک پایا میں اُسکی شکل تک نہیں دیکھ سکا آہ! اگر اسے ایک لمحہ کیلئے دیکھ سکوں تو اُسے اپنی زندگی کا وہ پوشیدہ راز بتاؤں جس نے مجھے باوجود اس عہد کے کہ میں تاجپوشوں کے خلاف ایک طویل جنگ جاری رکھوں گا جس نے مجھے یہ تاج قبول کرنے پر آمادہ کیا۔ آج رات وہاں اجلاس ہونے والا تھا جس کی اطلاع مجھے بھی کسی نامعلوم طریق سے کر دی گئی تھی۔ مگر میں کیونکر جاتا؟ —— میں جو پیمانِ وفا سے منحرف ہوں [خادم آتا ہے]

خادم (چھوٹی عمر کا لڑکا) جہاں پناہ گیارہ بج چکے ہیں کیا آپ کی خوابگاہ میں پہلا پہرہ میرا ہوگا۔

زار۔ خوابگاہ پر پہرہ کی ضرورت؟ ستارے میرے محافظ ہیں لڑکے۔

خادم۔ جہاں پناہ کے مرحوم باپ کا حکم تھا کہ سوتے وقت انکی حفاظت کی جائے۔

زار۔ میرا باپ کابوس کا شکار تھا۔ جاؤ! آرام کرو۔ نصف شب گزر چکی ہے۔ شب بیداری تمہارے سرخ رخساروں کو زرد کردیگی! [خادم زار کے ہاتھ پر بوسہ دینا چاہتا ہے] نہیں! نہیں ہمارے ایّام طفولیت ایک ہی بازیگاہ میں بسر ہوئے ہیں دوست ——— آہ! ایک ہی فضا میں سانس لینا مگر اس سے دور۔ شمع حیات گل ہوا چاہتی ہے۔ افق ایّام سے سورج غروب ہو چکا ہے۔

خادم۔ جہاں پناہ ——— الیکسز ——— مجھے آج رات یہیں ٹھیرنے دیں۔ میں سمجھتا ہوں آپ کی جان خطرے میں ہے۔

زار۔ خطرہ کیسا! جب میں نے اپنے دشمنوں کو روس سے باہر نکال دیا ہے؟ ——— اپنی قسم آج بہت سردی ہے۔ ذرا انگیٹھی قریب لے آؤ۔ میں تھوڑی تاپونگا ——— اب جاؤ! مجھے آج رات بہت کچھ سوچنا ہے [سٹیج کے ایک طرف جاتا ہے اور پردہ اٹھا کر چاندنی رات میں ماسکو کا نظارہ کرتا ہے] سر شام کی برفباری میں ملبوس اور مہتاب کی زرد شعاعوں میں ملفوف، میرا شہر کسقدر سرد اور سفید دکھائی دے رہا ہے۔ مگر یخ بستہ روس کی گہرا اور برفباری کے پہلو میں کیسے آتشین دل پنہاں ہیں!

آہ! اگر وہ مجھے ایک لمحہ کے لئے مل جائے تو اسے بتادوں کہ میں نے یہ تاج و تخت کیوں قبول کیا؟ کہیں وہ مجھ سے بدگمان تو نہیں ہے — نہیں وہ کہہ رہی تھی کہ اسے مجھ پر اعتماد ہے۔ گو میں اپنے پیمانِ وفا کو توڑ چکا ہوں۔ تاہم وہ مجھے غدار خیال نہیں کرسکتی آج سخت سردی ہے۔ لاؤ میرا فرغل کہاں ہے؟ تھوڑی دیر آرام کرلوں۔ پھر ویرا کی تلاش میں جاؤنگا۔ خواہ مجھے جان ہی سے ہاتھ کیوں نہ دھونے پڑیں — سرگئے کیا میں تمہیں رخصت ہونے کو نہیں کہہ چکا؟ یا پھر میں ابھی سے اپنے اختیارات کام میں لاؤں جن سے مجھے سخت نفرت ہے؟ جاؤ جاؤ! — میں اُسے دیکھے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ ایک گھنٹے تک گاڑی تیار ہوگی۔ یعنی ہجر و وصال کے درمیان صرف ایک ساعت! — کوئلے جلنے کی کسقدر بُو آ رہی ہے! [خادم چلا جاتا ہے اور زار انگیٹھی کے قریب ایک صوفے پر لیٹ جاتا ہے]

[ویرا ایک سیاہ لباس میں ملبوس کمرے میں داخل ہوتی ہے]

ویرا۔ محوِ خواب! — خدا تو کارساز ہے۔ اب میرے ہاتھوں اسے کون بچا سکتا ہے۔ اس جمہوریت پسند انسان کو جس نے بادشاہی قبول کرلی۔ عوام کے دلدادہ کو جس نے سر پہ تاج رکھ لیا۔ غدار کو جس نے ہمارے ساتھ اس طرح دغا کی؟ مچل درست کہتا تھا۔ اسے نہ عوام سے محبت ہے نہ مجھ سے [زار پر جھکتی ہے] آہ! ان شیریں لبوں میں اس قسم کا زہرِ ہلاہل کیوں ہے؟ — کیا بال کم سنہری تھے جو طلائی تاج کی ضرورت محسوس ہوئی؟ — خیر اب وقت

انتقام ہے عوام کی آزادی کی ساعت آن پہنچی ہے۔ میرے بھائی تیرا بدلہ لینے میں
اب کچھ دیر باقی نہیں۔ گو میں اپنی عظمت کو ہلاک کر چکی ہوں۔ مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ ہلاک
کرنا اسقدر سہل ہے۔ ایک ضرب ـــــ اور بس خاتمہ! اس کے بعد میں نہایت اطمینان
سے اپنے رنگے ہوئے ہاتھ دھو سکتی ہوں [وار کے لئے خنجر اٹھاتی ہے]

زار [خواب سے بیدار ہو کر ویرا کے دونوں ہاتھ پکڑ لیتا ہے] ویرا تو یہاں؟ میرا خواب
بے بنیاد نہ تھا ـــــ مگر بتا تو سہی تین روز کیلئے مجھے تنہا کیوں چھوڑ گئی تھی؟ آہ! تجھے
خیال ہے، میں غدار، کاذب اور سلطنت کا مالک ہوں ـــ یہ سب کچھ ہوں مگر تیری
محبت کیلئے او ویرا! یہ صرف تیرے لئے تھا کہ میں نے پیمانِ وفا توڑ کر باپ کا تاج قبول کر لیا۔
یہ روس جس سے ہم دونوں محبت کر چکے ہیں تیرے قدموں پر رکھ دونگا۔ زمین کے اس خطے
کو تیرا پا انداز بنا دونگا۔ یہ تاج تیرے سر کی زینت ہوگا۔ عوام ہمیں پیار کی نظروں سے دیکھینگے
ہم بھی ان پر محبت سے ہی حکومت کرینگے ـــ محبت جو باپ کو بچوں سے ہوا کرتی ہے
روس میں ہر شخص کو آزادی خیال اور آزادی گفتار حاصل ہوگی۔ میں نے ان بھیڑیوں کا
خاتمہ کر دیا ہے۔ جو ایک عرصے سے ہمیں گھیرے ہوئے تھے۔ سائیبریا سے تیرے
بھائی کو واپس بلا لیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام غاروں اور قید خانوں کے پھاٹکوں کو کھول
دیا ہے۔ شاہی ہرکارہ ابھی راستے میں ہی ہوگا۔ ایک ہفتہ سے کم عرصہ تک تیرا بھائی اور
اس کے ہمراہی قیدی اپنے اپنے گھر پہنچ جائیں گے۔ لوگ آزاد ہونگے ـــ اور اب بھی
آزاد ہیں۔ میں اور تم اس عظیم سلطنت کے بادشاہ اور ملکہ اپنے دلوں میں عوام کی محبت لئے

ان میں کھلے بندوں پھریں گے۔ جب اُنہوں نے مجھے یہ تاج پیش کیا تو میں نے اسے ٹھکرا دیا ہوتا اگر مجھے تیری محبت کا خیال نہ ہوتا ——— ویرا! تیری محبت کا! روس میں لوگوں کا رواج ہے کہ وہ اپنے محبوبوں کی خدمت میں تحائف پیش کرتے ہیں۔ میں نے بھی خیال کیا کہ اپنی حسینہ کی خدمت میں ایک وسیع مملکت ایک دنیا کا حقیر تحفہ پیش کروں۔ ویرا! وہ تیرے لئے ——— صرف تیرے لئے تھا کہ میں نے یہ تاج پہننا قبول کیا۔ بادشاہی بنا تو صرف تیرے لئے۔ آہ! میں نے اپنے حلف سے بڑھ کر تجھ سے محبت کی ——— مگر تو خاموش کیوں ہے؟ تجھے مجھ سے محبت نہیں! ——— آہ! تجھے مجھ سے محبت نہیں! تو مجھے ضرور کسی سازش سے خبردار کرنے آئی ہے ——— مگر تیرے بغیر زندگی کا کیا لطف

[سازشی باہر بازار میں کچھ گنگناتے ہیں]

ویرا آہ! تباہی! بربادی!!

زار۔ نہیں! ویرا تو یہاں محفوظ ہے۔ صبح ہونے میں صرف پانچ گھنٹے باقی ہیں۔ پھر کل میں تجھے عوام کے روبرو لے چلونگا ———

ویرا۔ کل ——— !

زار۔ تیری تاجپوشی کی رسم خود اپنے ہاتھوں سے اس کلیسا میں ادا کرونگا جسے میرے آبا و اجداد نے تعمیر کرایا تھا۔

ویرا۔ [زار سے زبردستی ہاتھ چھڑا کر] میں انقلاب پسند ہوں۔ تاج نہیں پہن سکتی۔

زار [ویرا کے قدموں پر گر کر] میں بادشاہ نہیں، محض ایک لڑکا ہوں جو اپنے حلف"

اور عزت سے بڑھ کر تجھے پیار کرتا ہے۔ عوام کا دلدادہ ہونے سے محبِ وطن بن سکتا تھا۔ مگر تیری محبت ہی کی وجہ سے غدار ہوں ـــــ آؤ! یہاں سے چلے جائیں اور عوام میں سکونت اختیار کر لیں۔ میں تاجپوش نہیں! کسی دہقان اور غلام کی طرح تیرے لئے محنت مشقت کرونگا! آہ! خدا کے لئے تو بھی مجھ سے تھوڑی سی محبت کر!!

[سازشی بازار میں بول رہے ہیں]

یہ صرف ہوا اور بارش کا شور تھا ـــــ رات بہت طوفانی ہے۔ [سازشی باہر بازار میں بولتے ہیں]

ویرا۔ ایسا ہی ہوگا! آہ مگر تمہارے محافظ کہاں ہیں؟ ـــــ تمہارے محافظ کہاں ہیں؟

زار۔ کیوں؟ اپنے اپنے ٹھکانوں پر ہونگے ـــــ میں تلوار میں گھرا ہوا نہیں رہ سکتا۔ عوام کی محبت بادشاہ کی بہترین محافظ ہے۔

ویرا۔ عوام کی محبت!

زار۔ پیاری تم یہاں محفوظ ہو۔ یہاں پر تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ آہ! مجھے معلوم تھا کہ تمہیں مجھ پر اعتماد ہے ـــــ یہی تم نے ایک دفعہ کہا تھا۔

ویرا۔ مجھے اعتماد ضرور تھا ـــــ آہ پیارے! ماضی دھندلے خواب کی طرح معلوم ہوتا ہے جس سے ہماری روحیں بیدار ہوئی ہیں ـــــ آخرکار صحیح زندگی مل گئی۔

زار۔ ہاں! حقیقی زندگی؟

ویرا۔ ہماری سہاگ کی رات! آہ مجھے آج کی رات حسین جامِ الفت پی لینے دو۔ نہیں، پیارے ابھی نہیں، ابھی نہیں۔ کسقدر جلد ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ نغمہ الگنیوں سے معمور ہے ـــــ یہ نغمہ کسی آتش نفس بلبل کا ہے جو اپنا آشیانہ چھوڑ ہم محبت کرنے والوں کے پاس چلی آئی

ہے ـــــ یہ صدا بلبل کی ہے ـــــ کیا تم نہیں سن رہے ؟

زار :۔ آہ پیاری! میرے کان بجز تیری نقرئی آواز کے دنیا کی تمام شیریں آوازوں کے لئے بہرے ہیں۔ اور میری آنکھیں تیرے علاوہ تمام حسین چیزوں کیلئے اندھی ہیں ـــــ ورنہ میں اس بلبل کا نغمہ سنتا اور طلائی کرنوں والے آفتاب کو جو شرق سے حسد کے مارے چھپ چھپ کر طلوع ہوتے نہ دیکھتا۔ اس لئے کہ تو اس سے کہیں حسین ہے۔

ویرا۔ اگر تم نے اُس بلبل کو سُنا ہوتا ـــــ میرے خیال میں وہ پھر کبھی نہیں گائے گی۔

زار ۔ یہ بلبل نہیں بلکہ خود محبت انتہائے مسرت میں راگ الاپ رہی ہے۔ کہ تو اس کے پرستش کرنے والوں میں داخل ہو گئی ہے [گھڑی بارہ بجانا شروع کرتی ہے] پیاری سنو! یہ محبت کرنے والوں کی ساعت ہے۔ آؤ! باہر چل کر میناروں کو نصف شب کا پیغام دہراتے سنیں ۔ ہماری شبِ عروسی! ـــــ یہ کیا ؟ ـــــ یہ کیا ؟

[سازشی بازار میں بآواز بلند پکارتے ہیں]

ویرا۔ [اس کے پہلو سے نکل کر سٹیج کی طرف بھاگتی ہے] براتی ابھی سے یہاں آ گئے ہیں! ـــــ ہاں! تمہیں خونیں نشان ضرور ملیگا [اپنے سینے میں خنجر بھونک لیتی ہے] تمہیں نشان ضرور ملیگا [کھڑکی کی طرف بھاگتی ہے]

زار [کھڑکی اور ویرا کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ سے خنجر چھین لیتا ہے] ویرا!

ویرا۔ [زار سے جھپٹتے ہوئے] مجھے خنجر واپس دے دو! مجھے خنجر واپس دے دو! بازار میں ایسے شخص موجود ہیں۔ جو تمہاری جان کے طالب ہیں! تمہارے محافظ تمہیں دھوکہ دے گئے ہیں! ـــــ یہ خونی خنجر نشان ہے۔ کہ تم مر گئے ہو۔ [بازار میں سازشی شور کرنا شروع کر دیتے ہیں] آہ! ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے! خنجر کو باہر پھینک دو! باہر پھینک دو! اب مجھے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ خنجر زہر میں بجھا ہوا تھا۔ موت ابھی سے میرے دل میں کروٹیں لے رہی ہے۔

زار [خنجر کو ویرا کی گرفت سے دور کرتے ہوئے] موت میرے دل میں بھی سرایت کر چکی ہے ـــــ ہم اکٹھے مریں گے۔

ویرا آہ پیارے! پیارے ـــــ مجھ پر رحم کرو۔ بھیڑیئے تمہاری تاک میں ہیں تمہیں آزادی ـــــ روس ـــــ میرے لئے زندہ رہنا چاہئیے! آہ! تم مجھ سے محبّت نہیں کرتے۔ تم نے ایک دفعہ مجھے سلطنت پیش کی تھی۔ اب یہ خنجر مجھے دے دو۔ ـــــ میری موت تمہاری زندگی کی خاطر ـــــ یہ کون سی بڑی بات ہے۔

زار۔ موت کی تلخی میرے لئے اب کچھ اثر نہیں رکھتی۔

ویرا۔ آہ! وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو رہے ہیں! دیکھو تمہارے پیچھے یہ کون خونی آدمی کھڑا ہے۔ [زار ایک لمحہ کے لئے پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہے] آہ!

[ویرا خنجر چھین کر پھینک دیتی ہے]

سازشی [باہر بازار میں] زندہ باد عوام ـــــ

زار۔ یہ تم نے کیا کیا؟

ویرا۔ روس کو بچا لیا۔

[مر جاتی ہے]

(پردہ گرتا ہے) [ختم شد]

حکیم محمد یوسف حسن پرنٹر پبلشر نے دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر نیرنگ خیال بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور سے شائع کیا۔